REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۶ ۔ شمارہ ۴۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY "Badr" QADIAN Pin 143516.

۱۲ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۴ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۴ نومبر ۱۹۷۷ء

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
احباب جماعت کے نام عید مبارک کا پیغام اور دعا

قادیان ۲۱ نومبر ۔ محترم مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام امیر مقامی اطلاع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تار بنام امیر مقامی موصول ہوا ہے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب جماعت کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور عید مبارک کا پیغام دیتے ہوئے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی محبت اور فضل سے نوازے ۔ آمین ۔

اخبار احمدیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ عیدالاضحیہ کے بعد واپس قادیان تشریف لائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے ۔ آمین ۔

غلبۂ اسلام کے موجودہ دَور کے یہ بنیادی تقاضے ہیں کہ ہمارے اندر کامل اتحاد ہو اور ہمارے منصوبوں میں کامل یکجہتی ہو

یہ تقاضے خلافت کے اُس دائمی آسمانی نظام سے ہی پورے ہو سکتے ہیں جس کے ذریعہ اب تجدیدِ دین مقدر ہو چکی ہے

خدام الاحمدیہ اپنے مقام کی عظمت و اہمیت کو پہچانیں اور اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں!

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطابات

دارالہجرۃ ربوہ میں ۴-۵-۶ نومبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا ۔ اس کے افتتاح اور اختتام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز خطابات فرمائے ان کا ملخص اخبار الفضل سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ۔ (ایڈیٹر بدر)

افتتاحی خطاب کا ملخص

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ کار تین بج کر آٹھ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے ۔ (یہ اجتماع جامع مسجد اقصیٰ کے وسیع و عریض صحن میں منعقد ہوا ۔)

تلاوت، عہد، اجتماعی دعا اور نظم کے بعد ساڑھے تین بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز افتتاحی خطاب شروع فرمایا ۔ حضور کے اس خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ۔ یوں تو ہر سال ہی خدام الاحمدیہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہوتے ہیں اور اس طرح ان کی جو ذمہ داریاں ہیں اُن کی یاد دہانی ہو جاتی ہے ۔ لیکن اس دفعہ ایک لمبا وقفہ درمیان میں آ گیا جس کی وجہ سے تین سال کے ناغہ کے بعد اب چوتھے سال میں یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے ۔ گویا اس اجتماع میں نیکی کی جو باتیں سننے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں ان میں تین سال تک خدام حصہ نہ لے سکے ۔

حضور نے فرمایا اس وقت میں آپ کو آپ کا جو مقام ہے اور اس مقام کی جو اہمیت ہے وہ یاد دلانے کی کوشش کرتا ہوں ۔ کیونکہ آپ کو جب تک اپنے مقام اور اپنی ذمہ داریوں کا اور پھر ان ذمہ داریوں کی ادائیگی پر جو ابدی انعام آپ کو ملنے والا ہے اس کا علم نہ ہو اس وقت تک آپ میں اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے بشاشت پیدا نہیں ہو سکتی ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسلام کی تعلیم کو سمجھنے لگے اور اس سلسلہ میں اپنے فرائض کو پہچاننے لگے اس کے دل میں ایسی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے شیطانی حملوں کے خطرات سے بچا لیتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص خدا کی رحمت کے سایہ تلے ہنستا مسکراتا ہوا اور مخالف قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے ۔

حضور نے فرمایا، خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ایک ایسے رُوحانی انقلاب عظیم کی بنیاد رکھی گئی ہے جو نہ پہلے کبھی آیا اور نہ قیامت تک اس کی کوئی اور مثال مل سکتی ہے ۔ یہ انقلاب آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے ۔ یہاں تک کہ ساری دُنیا امتِ واحدہ بن کر رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی ۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اس انقلاب کا آغاز ہوا ۔ اور پھر تین صدیوں (خیر القرون) کے بعد اس میں کچھ سُستی پیدا ہو گئی ۔ کچھ بد اثرات آ گئے ۔ مگر پھر بھی ایک حصہ اُمتِ مُسلمہ کا ہمیشہ ایسا رہا جس نے اپنے تئیں اسلام کی اشاعت کے لئے وقف رکھا حتیٰ کہ فیج اعوج کے زمانہ میں بھی ہمیں مقربین بارگاہِ الٰہی کا ایک دریائے عظیم نظر آتا ہے ۔ بہرحال بحیثیت مجموعی کبھی کچھ ترقی اور کبھی کمی کی یہ کیفیت مدّ و جزر کی صورت میں قائم رہی ۔ حتیٰ کہ مہدی موعود کا وہ زمانہ آ گیا جس میں نیکی اور بدی میں اور نور اور ظلمت میں آخری جنگ مقدر تھی ۔

حضور نے فرمایا اس آخری زمانہ کے قریب میں ہمیں تین زبردست غیر اسلامی انقلابی حرکتیں نظر آتی ہیں ۔ (۱) سرمایہ دارانہ نظام جس میں پریس کے قیام اور ذرائع آمد و رفت کی ایجادوں نے بنی نوع انسان کو ایک دُوسرے کے قریب کر دیا ۔ اور یوں اسلامی انقلاب کی راہ ایک حد تک ہموار کر دی ۔ (۲) روسی انقلاب جس نے سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد پر ہی مزید علمی تحقیق کو آگے بڑھایا ۔ اگرچہ اس نے بہت حد تک نقصان بھی پہنچایا تاہم یہ انقلاب بھی اسلام کے رُوحانی انقلاب کو آگے بڑھانے کا موجب بنا ۔ (۳) چینی سوشلزم کا بپا کردہ اخلاقی انقلاب جسے پہلے دو انقلابوں کی عمارت کی تیسری منزل قرار دیا جا سکتا ہے ۔ یہ بھی اسلامی انقلاب کے لئے ممد ثابت ہوا ۔ حضور نے فرمایا اسلام کے روحانی انقلاب عظیم کا عروج لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی قرآنی بشارت کے مطابق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کے زمانہ میں مقدر تھا ۔ جس نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونا تھا اور جسے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا پیار تھا کہ اس کی رُوح سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ مَیں تو کوئی چیز ہی نہیں ہوں ۔ یہی وہ مہدی موعود ہے جس نے اسلام کی وہ خادم جماعت پیدا کی ہے جس نے دُعاؤں، قربانیوں اور مجاہدات کے ذریعہ اس روحانی انقلاب عظیم کو عروج تک پہنچانا ہے ۔ آپ سب خدام اس جماعت کے افراد ہیں ۔ آپ نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیا ہے ۔ (آگے ص۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ نبوت ۱۳۵۶ ہش

مختلف المسالک مسلمانوں میں یک جہتی کا قیام

وقت کی ایک اہم بات!

روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی مجریہ ۱۰ نومبر ۷۷ء میں "ایک قابل تعریف کوشش" کے عنوان سے جناب رفیق عزیز بیگ صاحب کا ایک مبسوط نوٹ پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ قریب دنوں میں علیگڑھ میں ایک کانفرنس ہوئی ہے جس میں مختلف عقائد اور مسالک رکھنے والے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور مسلمانوں میں باہمی رواداری پیدا کرنے پر غور وفکر کیا گیا ہے۔ بلاشبہ ہر ایسی کوشش قابل تعریف ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ یہ کوشش بار آور ہو۔ اس کے لئے بڑے مجاہدے اور لگاتار افہام و تفہیم اور ضرورتِ وقت کا کماحقہٗ احساس دلا کر ہر فرقہ کے لیڈران کو اس رواداری کے عملی اقدام کے لئے رضامند کرنا ہے۔ خدا کرے کہ جن نیک دِل افراد نے اس کام کا آغاز کیا ہے وہ پورے استقلال کے ساتھ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوں۔

زیرِ نظر مبسوط نوٹ میں برادرانِ اسلام کے سامنے عیسائیوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے اس طور کی باہمی یک جہتی کے اقدامات کی مثالیں دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ساری دُنیا میں اختلافات کو ختم کرنے کا عام رجحان ہے۔ اس لئے ملتِ اسلامیہ کے مختلف الخیال فرقوں کے برادران کو بھی باہم اشتراک، اتفاق و یک جہتی پیدا کرنے کی طرف بہت جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ جناب رفیق صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"عیسائیوں نے اپنے مسلکی اختلافات ختم کرنے کی طرف مضبوطی کے ساتھ قدم اُٹھائے ہیں۔ یونانی، رومی، شامی کلیسیا اپنے اختلافات کو ختم کرنے کے لئے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ رومی چرچ اور انگلستان کے کلیسا کی طرف سے بھی ایسے ہی اقدامات متوقع ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے اختلافات کے خاتمہ کے لئے مقدس پوپ نے حضرت مسیح کو صلیب دینے کے الزام سے یہودیوں کو بری الذمہ قرار دے دیا ہے۔ یہاں ہندو سماج کے مختلف فرقوں میں یک جہتی پیدا کرنے کے لئے مثبت قدم اُٹھائے جا چکے ہیں۔ جن میں ہندو کوڈ بل خاص اہمیت رکھتا ہے۔

غرض ساری دُنیا میں اختلافات کو ختم کرنے کا عام رجحان ہے۔ لیکن اِلّا ماشاء اللہ مسلمانوں میں اختلافِ عقائد کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی دلچسپی میں کوئی کمی نہیں۔ اس رجحان کو بدلنے کی سخت ضرورت ہے۔ ورنہ ملتِ اسلامیہ میں اشتراک، اتفاق و یک جہتی پیدا کرنے کا خواب دسیوں برس تک شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔"

(روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی ۱۰ نومبر ۱۹۷۷ء ص۴)

مسلمانوں میں فرقہ بندیاں تقدیر کا نوشتہ تھا جو پورا ہوا۔ لیکن اب وقت کی نزاکت کا تقاضا ہے کہ برادرانِ اسلام اختلافی باتوں کو اہمیت دینے کی بجائے مابہ الاشتراک باتوں کو تلاش کر کے ان کی طرف رجوع کریں۔ ملتِ اسلامیہ کے وسیع تر مفاد کی خاطر بعض اہم امور کی طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے لئے ہمارے نزدیک پہلے نمبر پر دلوں اور خیالات میں وسیع النظری پیدا کرنے اور پھر عملی طور پر اُس کے اظہار کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے نمبر پر دلوں میں قوتِ برداشت پیدا کی جائے۔ باہمی اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنے میں جس بُری بات نے زیادہ مدد دی ہے وہ یہی ہے کہ اپنے نظریات سے مختلف خیالات کو سُننے کی قوتِ برداشت جاتی رہی۔ حالانکہ یہ وہ بڑی خوبی ہے جو دینِ اسلام ہر سچے مسلمان کے دل و دماغ میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پھر اس کے تحت تیسرے نمبر پر سبھی اسلامی فرقوں کا اس بات پر بنیادی طور پر متفق ہونا اور اس پر کاربند ہو جانا بھی بیحد ضروری ہے کہ ہر شخص کے لئے اپنے عقائد و نظریات بیان کرنے کا پیدائشی اور بُنیادی حق تسلیم کیا جائے۔ نظریاتی اختلاف اپنی حد تک باہمی مخاصمت کا باعث نہیں ہوا کرتا۔ باہمی مخاصمت بلکہ عداوت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب ایک شخص دُوسرے کے اختلافی نظریات سُن کر برداشت نہیں کرتا جس کی تہہ میں یہ بات کارفرما ہوتی ہے کہ ایسا شخص اپنے لئے تو عقیدے اور نقطۂ خیال کی ہر طرح آزادی چاہتا ہے۔ اور اپنی مرضی سے کسی بھی عقیدے کا اظہار کر سکتا ہے۔ لیکن یہی حق دُوسرے مُسلمان بھائی کو دینے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ چاہتا یہ ہے کہ دُوسرے کے عقیدے اور دینی نظریے کے بارے میں بھی اُس کا اپنا ہی فتویٰ چلے۔ خواہ دوسرا شخص اُس کی تشریح کو اپنے عقیدہ اور دینی خیال کی نسبت کسی قدر اختلاف ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ اور اُسے غلط تشریح قرار دیتا ہو۔

یہ تو وہ چند اہم باتیں ہیں جن کی پابندی کرنے سے مابہ الاشتراک کی طرف تمام فرقوں کا رجحان ممکن ہے۔ اور ایک فرقہ کے افراد کا دوسرے فرقہ کے افراد کے قریب آنے میں ممد و معاون بن سکتی ہیں۔ رہی مابہ الاشتراک باتیں، تو اس کے لئے ایسے نکات تلاش کئے جانے چنداں مشکل نہیں۔ جن پر تمام اسلامی فرقے بسہولت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کے لئے کلمہ توحید اور رسالتِ محمدیہ اور قرآن مجید پر ایمان و اعتقاد کے اظہار کو مابہ الاشتراک کی بُنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ اور وہ بھی اسی طرح کہ ان تینوں قسم کے معتقدات کی تفصیل و تشریح میں اُلجھایا نہ جائے۔ بلکہ ان تینوں اُمور کے بارہ میں ہر شخص کے زبانی اظہار و اقرار کو ہی سند تسلیم کر لیا جائے۔ اس صورت میں ہر اُس آدمی کو "مُسلمان" سمجھا اور یقین کیا جائے جو اپنے آپ کو "مُسلمان" کہتا ہے۔ کسی دوسرے آدمی کو اس بات کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔ کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اُس کی نسبت کہے کہ تمہارا بیان غلط ہے۔ اور تم فلاں فلاں وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہو۔ اس وقت چونکہ سبھی نقطۂ خیال کے مسلمانوں کو ایک ساتھ بٹھانے اور ایک دوسرے کے قریب لانے کی بات چلائی جا رہی ہے۔ اس لئے کسی بھی ایسے شخص کو ملت سے خارج قرار دیئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو صاف دلی سے اپنے آپ کو مُسلمان کہتا ہے اس کے وصل کی بات کیجئے فصل کو جانے دیجئے۔

آج سے کئی سال پہلے بلکہ مُلکی تقسیم سے بھی برس ہا برس قبل جب گاندھی جی نے مُلک کے ایک بڑے طبقہ کو ہریجن کا نام دے کر اُن کو ہندوؤں کا ایک انگ بنا دینے کی مہم چلائی۔ اسی سے مسلم رہنماؤں کو اسلامی فرقوں کے اختلافات ختم کر کے مابہ الاشتراک کی طرف توجہ کرنے کا واضح سبق مل سکتا تھا۔ اگر آج سے نصف صدی پہلے یہ اقدام نہیں کیا گیا تو گزشتہ کی فروگذاشتوں پر اب کفِ افسوس ملنے کی ضرورت نہیں۔ اس نیک کام کا آغاز آج ہی کر دیا جائے تو ملت کے وسیع تر مفاد کے لئے باعثِ برکت ہے۔ گاندھی جی کی اس بات سے برادرانِ اسلام کو ایک واضح سبق سیکھ لینا چاہیئے کہ ان کے دانشمندانہ اقدام نے ایک ایسے طبقہ کو ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لیا جن کی نسبت خود اُونچے طبقہ کے ہندو بھی اُس وقت کراہت محسوس کرتے تھے۔ لیکن گاندھی جی نے ان لوگوں کی کراہت پر مطلق دھیان نہیں دیا۔ بلکہ ہریجن بستیوں میں خود جا کر ڈیرے لگا لیتے۔ اور اُن سے قریبی میل ملاپ رکھنا شروع کر دیتے۔ اس کا نتیجہ کچھ ہی مدت کے بعد نہایت درجہ خوش کُن رنگ میں ظاہر ہُوا۔ اور آج حالت یہ ہے کہ ہریجن کہلانے میں نہ تو خود ہریجن شرم محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی اُونچی ذات کے ہندو پہلے کی طرح اُن سے دُور بھاگتے اور نفرت کرتے ہیں۔ یہ ہے دُوسرے کو اپنے قریب لانے کا عملی نسخہ۔ کہنے دیجئے کہ یہ بات تو دراصل اسلام ہی کی بتائی ہوئی تھی جس نے روزِ اوّل ہی سے مساواتِ انسانی کا ایسا سبق دیا کہ کسی طرح کی طبقاتی یا رنگ و نسل کی تفریق جائز نہیں۔ لیکن وا حسرتا کہ خود مُسلمانوں نے ہی آگے چل کر نظریاتی اختلاف کو ایسی ہوا دی کہ ایک ہی ملت کے افراد ہوتے ہوئے ایک دُوسرے سے اس قدر دُور ہو گئے کہ گویا اُن میں کوئی بھی قدر مشترک نہیں۔ حالانکہ اسلام کی بُنیادی تعلیمات تو سبھی اہلِ اسلام کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کر رہی ہیں ——!!

الغرض مختلف المسالک مُسلمانوں میں یک جہتی کا قیام وقت کی ایک اہم بات ہے ہم اس بات کی تائید کرتے ہوئے اس پر دلی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ جس قدر جلد ہو سکے برادرانِ اسلام اس کی طرف عملی قدم اُٹھائیں۔ دُوسرے فرقہ پر گند اُچھالنے والے پیشہ ور علماء کو محبت کے ساتھ اپنی پہلی عادت کو ترک ...

(آگے دیکھئے ص۱۵ پر)

ایک سچے مسلمان کا مقصود بالذّات یہ ہے کہ وہ منعم علیہم گروہ کے چاروں مقامات کو طلب کرے اور جب تک کامیاب نہ ہو طلب میں سست نہ ہو

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے مصداق ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ جماعت نمایاں اور خاص رنگ اپنے اندر پیدا کرے اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کے احکام کے مطابق ڈھالے

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس طلب اور تلاش میں کامیاب فرمائے اور شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ سورۃ والنّاس اور سورۃ فاتحہ کی لطیف اور پُر معارف تفسیر

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۷ ہجری مطابق ۱۴ تبوک ۱۳۵۶ ہش / ۱۴ ستمبر ۱۹۷۷ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عصر سے قبل مسجد مبارک ربوہ میں قرآن کریم کا درس دیا۔ اس کا مکمل متن جو الفضل مورخہ یکم نومبر ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

سورۃ النّاس اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمانے کے بعد حضور نے ان دونوں سورتوں کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

قرآن عظیم ہماری جان کی جان ہے اور اگر زندگی کا کوئی لمحہ بھی اس سے خالی ہو تو وہ ہلاکت کی گھڑیاں ہیں۔ اسی لئے جب ہم بچے تھے اور ہمیں قرآن کریم حفظ کیا کرتا تھا تو ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ قرآن کریم کا دور ختم کرکے تفاؤل کے طور پر اگلا دور شروع کر دینا چاہیئے۔ پس

ختم قرآن کا تصوّر

عظمت قرآن کے خلاف ہے اس لئے آج کے درس کے لئے جو خاص مضمون میں نے منتخب کیا ہے اس کے لئے میں نے سورۃ النّاس اور سورۃ فاتحہ دونوں سورتیں لی ہیں تاکہ اگلا دور بھی شروع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہماری زندگی کی ہر گھڑی قرآن کریم کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس وقت میں دونوں سورتوں کی جو تفسیر بیان کروں گا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تفسیر ہے تاہم میں بہت کچھ اپنی زبان میں کہوں گا۔ کتاب سے نہیں پڑھوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری سورۃ، سورہ النّاس کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ کہا کہ وہ دعائیں کرتے رہیں کہ وسوسہ انداز شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے اور ان کو دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کبھی وہ خود اور کبھی انسان کے واسطہ سے، ہم ان شیطانی وسوسوں سے اور شیطان کی ان حرکتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں، اُس خدا کی جو انسانوں کا پروردہ ہے جو انسانوں کا بادشاہ ہے اور جو انسانوں کا معبود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن عظیم کی جو آخری سورتیں ہیں ان میں آخری زمانہ کے متعلق

بہت سی پیشگوئیاں

ہیں اور اس سورۃ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب انسانوں میں ہمدردی نہ رہے گی، انسان ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا چھوڑ دیں گے اور جو پرورش کرنے والے ہیں وہ بھی ہمدردی چھوڑ دیں گے۔ اور ہمدردی پرورش کی جڑ ہے۔ ہمارا اللہ ربّ ہے یعنی پرورش کرنے والا۔ جس وقت انسان شیطانی حالات کے نتیجہ میں پرورش سے محروم ہو جائے اُس پرورش سے جس میں انسانی ہاتھ کا دخل ہے، تو اُس وقت انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جو ربّ ہے اور جو حقیقی اور سچا پرورش کرنے والا ہے۔ اور آپؑ نے فرمایا ہے کہ ایک ایسا آخری زمانہ آنے والا ہے جس میں سچا انصاف اُٹھ جائے گا۔ انصاف کا قائم کرنا، سچے اور حقیقی انصاف کا قائم کرنا بادشاہت کی شرط ہے۔ جو حقیقی بادشاہ ہیں، جن کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ واقعہ میں انہوں نے بادشاہی کی اور لوگوں کی بھلائی کے کام کئے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے تھے

اسی واسطے قرآن کریم نے اس سلسلے میں جو مختلف تعلیمات دی ہیں ان میں عدل اور انصاف پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ بادشاہی کرنے کی بنیاد انصاف پر قائم کی گئی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایک ایسا آخری زمانہ آئے گا کہ جب انصاف، سچا اور حقیقی انصاف دنیا سے اُٹھ جائے گا اور انصاف بادشاہت کی شرط ہے۔ پس جب انسان انصاف سے محروم ہو جائے گا، وہ انصاف جو انسان کے ہاتھ میں ہے اور انسان نے اس عدل اور انصاف کو قائم کرنا تھا تو اُس وقت خدا تعالیٰ کی طرف جو مالک حقیقی ہے جو حقیقی بادشاہ ہے انسان کو رجوع کرنا چاہیئے کہ وہ ایسے سامان پیدا کرے کہ اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی ہر انسان کو اس کا یہ حق مل جائے۔ یہ دُعا سکھائی کہ اس زمانہ میں پھر سے انصاف کو قائم کرنے کے حالات پیدا ہوں اور انسان کو اُس کا

انصاف اور عدل کا حق

دوبارہ مل جائے۔ پھر آپؑ نے فرمایا ہے کہ اس آخری زمانہ میں خدا ہی خدا ہوگا اور وہی مصیبت زدوں کا مرجع ہوگا۔ یعنی مصیبت زدوں کا اور کوئی مرجع نہیں رہے گا۔ دُکھ دینے والے تو بہت ہو جائیں گے، بادشاہ بھی اور رعایا بھی، لیکن سُکھ پہنچانے والا کوئی نہ رہے گا۔ اس وقت خدا ہی خدا ہوگا اور وہی مصیبت زدوں کا مرجع ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمام کلمات آخری زمانہ کی طرف اشارات ہیں جبکہ امان اور امانت دُنیا سے اُٹھ جائے گی اور اب ہم آخری زمانہ میں سے گذر رہے ہیں۔ اسی زمانہ میں سے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ نہ امن ہے نہ امانت۔ یہ دونوں اُٹھ گئے ہیں۔ لیکن پیدا کرنے والے رب نے ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑا۔ اس نے ہمیں یہ کہا ہے کہ جب ساری دنیا تمہیں تمہارا حق دینے کے لئے تیار نہ ہو اور تم پر ظلم کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس وقت تم میری طرف آؤ۔ میں تمہیں تمہارے حق دلواؤں گا۔ ہمیں ہمیشہ اسی کی طرف توجہ کو قائم رکھنا چاہیئے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیئے۔

سورہ فاتحہ کے مضامین قرآن کریم کی آخری سورتوں کے مضامین سے معنوی لحاظ سے بہت ملتے ہیں لیکن اس وقت یہ میرا مضمون نہیں ہے میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تفسیر میں جو منعم علیہم گروہوں کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق بتانا چاہتا ہوں۔ سورہ فاتحہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات

ہیں۔ وہ ربّ ہے، پروردہ ہے، پرورش کرنے والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، صلاحیتیں دینے والا اور ان صلاحیتوں کو درجہ بدرجہ آگے بڑھانے والا اور ان کی پرورش کرکے ان کے کمال تک لے جانے والا ہے اور وہ

رحمان ہے ہمارا رب اتنا پیار کرنے والا ہے کہ ہماری پیدائش سے بھی پہلے (میری اور آپ کی پیدائش سے بے شمار سال پہلے (اربوں بھی کہیں تو وہ بھی کم ہوں گے) اس نے ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کائنات کے اندر بہت سی چیزیں پیدا کر دیں اور وہ رحیم ہے ایک تو اس معنی میں بھی کہ ہماری کوششوں میں جو خامی رہ جاتی ہے وہ اس کو پورا کر دیتا ہے اور پھر یہ کہ ان کا جو صحیح اور سچا بدلہ ملنا چاہیئے وہ عطا کرتا ہے، بڑا تفضل کرنے والا ہے۔ اور وہ جزا اور سزا کے وقت کا مالک ہے۔ جزا اور سزا اس نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے اس کی طرف سے اور کوئی دینے والا نہیں۔ اس لئے ہمیں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (اعراف ۱۵۸) اور صرف یہ نہیں بلکہ دوسری جگہ کہا کہ میری رحمت اور میرے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اگر خالی یہ کہا جاتا کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ تو کوئی جاہل دماغ یہ سوچ سکتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ

رحمت کے نزول کی ضرورت

ہو لیکن وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نہ ہو۔ تو ہمارا رب ایسا نہیں ہے بلکہ اس کی رحمت اور اس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

اور ہمیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی دعا سکھائی جس کے ایک معنی ہمیں یہ بتائے گئے ہیں کہ اے خدا جو کچھ تو نے ہمیں دیا ہے اس سے صحیح رنگ میں اور پورے طور پر فائدہ اٹھانے کی ہمیں توفیق عطا کر اور جس وقت پورے طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق مل جائے اور جتنے مل جائے تو اس کی کوشش دیا ختم نہیں ہو جاتی کیونکہ ایک اور دروازہ کھلتا ہے مزید ترقیات کا اور اس کے لئے جو کچھ ملا ہے وہ کافی نہیں بلکہ مزید کی ضرورت ہے۔ پھر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" جو کچھ مل گیا اس سے پورا فائدہ اٹھانے کے بعد پھر یہ دعا ہے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہماری مدد کو آ اور تیرے مزید انعامات کے حصول کے لئے جو چیز اب ہمارے پاس نہیں وہ ہمیں عطا کر۔ پھر فرمایا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ہمیں وہ سیدھا راستہ دکھا جو اس سے قبل منعم علیہ گروہ کو دکھایا گیا اور ہمیں مغضوب نہ بنا، یہودی خصلتیں ہمارے اندر پیدا نہ ہوں اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح صراط مستقیم سے بھٹکنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ امت محمدیہ خیر امۃ ہے (میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لمبا اقتباس پڑھوں گا اس کے علاوہ بہت سی چیزیں ہیں اور دماغ دوسری جگہ سے اٹھائے گا لیکن یہ سب علم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دیا ہے) چونکہ امت محمدیہ خیر امت ہے اس واسطے انسانی تاریخ میں منعم علیہم گروہوں میں سے اپنی کیفیت اور کمیت ہر دو کے لحاظ سے بہترین گروہ امت محمدیہ میں ہونے چاہئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

امت محمدیہ میں دو گروہ

ہیں جو اپنی کیفیت اور کمیت میں خاص طور پر نمایاں ہیں یعنی کثرت تعداد کے لحاظ سے اور صفاتی کیفیت کے لحاظ سے، خدا تعالیٰ کے انعام حاصل کرنے کے لحاظ سے اجتماعی رنگ میں دو گروہ بنتے ہیں ایک صحابہ رض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گروہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی واسطہ کے خود تربیت دی۔ اور پھر اس تربیت کے نتیجہ میں تین صدیوں تک ایک زبردست گروہ منعم علیہم کا پیدا ہوتا رہا۔ ایک لمبے زمانہ تک جو صدیوں پر پھیلا ہوا ہے یہ اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے منعم علیہ گروہوں میں سے ایک زبردست گروہ ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ امت محمدیہ پہلی امتوں کے مقابلہ میں منعم علیہ گروہ ہونے کے لحاظ سے بہت زبردست گروہ بنتی ہے اور امت محمدیہ میں دو گروہ ہیں جو اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی تربیت کے نیچے وہ لوگ آئے تھے اور آپ خود ان کی تربیت کر رہے تھے اس لئے صحابہ رض کے گروہ کو خشک اجتہاد کی ضرورت نہیں تھی (یہ بات سمجھنے اور یاد رکھنے والی ہے۔) اور آپ نے فرمایا ہے کہ دوسرا گروہ

مسیح موعود کی جماعت

ہے۔ دو ہی گروہ ہیں ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ۔ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ (الواقعہ آیت ۴۰، ۴۱) ایک گروہ کا تعلق پہلوں کے ساتھ ہے اور دوسرے گروہ کا تعلق مسیح موعود کے ساتھ مہدی معہود کے ساتھ ہے اور آپ نے فرمایا ہے

؎ صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اور آپ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت کو بھی خشک اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے فیضیاب ہو کر آپ نے اپنی جماعت کی تربیت کی ہے۔ اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے یہ دو بڑے زبردست گروہ ہیں منعم علیہم کے۔ اور درمیان میں ایک لمبا زمانہ فیج اعوج کا آیا جس میں بدعتیں پیدا ہوئیں اور ان کی اصلاح بھی ہوتی رہی۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کسی وقت امت محمدیہ کو لاوارث چھوڑ دیا ہو بلکہ کثرت سے مجددین آتے رہے۔ اولیاء اللہ خدا تعالیٰ کے مقرب بندے خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ حاصل کرنے والے پیدا ہوتے رہے اور وہ اسلام کی روشنی کو روشن رکھتے رہے اور بدعات کو دور کرنے کی ایک لمبی سٹرگل (جدوجہد) ہے ایک لمبا مجاہدہ ہے جو فیج اعوج کے ایک ہزار سال پر پھیلا ہوا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس میں بدعات کی بہت کثرت ہے مصر میں مسلمانوں نے نیل کی پرستش شروع کر دی اور جہاں عثمان فودی پیدا ہوئے تھے وہاں مسلمانوں نے ہی دریائے سینیگال کی پرستش شروع کر دی۔ یہ تو میں نے چند مثالیں لی ہیں ورنہ ہر لحاظ سے ہی بدعات کا طوفان بد تمیزی بپا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس فیج اعوج میں جو کہ تنزل کا زمانہ اور اندھیرے کا زمانہ تھا اس میں خدا تعالیٰ نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد

میں کوئی منعم علیہ پیدا نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اس طوفان ظلمات میں بھی خدا تعالیٰ کے وہ مقربین جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کیا اور خدا تعالیٰ سے انعام پایا وہ دریائے عظیم کی طرح ہیں۔ اس فیج اعوج کے زمانہ میں بھی لیکن منعم علیہم کے جو دو گروہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ اور ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ہیں ان کے مقابلہ میں یہ دریائے عظیم کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مثال دی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں ایک ایک وقت میں سینکڑوں نبی ہوئے تھے جو موسیٰ ع کی شریعت کی تجدید کیا کرتے تھے اور امت محمدیہ کی شان اس سے بلند ہے امت محمدیہ میں سینکڑوں کے مقابلہ میں ایک ایک وقت میں ہزاروں مجددین ہوئے ہیں کہ جو تجدید دین احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کرتے تھے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تجدید کرنے والے تھے۔

منعم علیہم کے دو گروہوں کا جو مضمون ہے اس کے متعلق میں ایک اقتباس پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اس جگہ ایک بات کسی قدر زیادہ تفصیل کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ وہ اس فریق کی راہ خدا تعالیٰ سے طلب کرتے رہیں جو

منعم علیہم کا فریق

ہے اور منعم علیہم کے کامل طور پر مصداق باعتبار کثرت کمیت اور صفائی کیفیت اور نعمائے حضرت احدیت از روئے نص صریح قرآنی

اور احادیث متواترہ حضرت مرسل یزدانی دو گروہ ہیں[1] ایک گروہ صحابہؓ اور دوسرا گروہ جماعت مسیح موعود۔ کیونکہ یہ دونوں گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے تربیت یافتہ ہیں کسی اپنے اجتہاد کے محتاج نہیں۔ وجہ یہ کہ پہلے گروہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے جو خدا سے براہِ راست ہدایت پاکر وہی ہدایت نبوت کی پاک توجہ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں ڈالتے تھے اور ان کے لئے مربی بے واسطہ تھے اور دوسرے گروہ میں مسیح موعود ہے جو خدا سے الہام پاتا اور

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانیت

سے فیض اُٹھاتا ہے لہذا اُس کی جماعت بھی اجتہاد خشک کی محتاج نہیں ہے جیساکہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ سے سمجھا جاتا ہے اور درمیانی گروہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج کے نام سے موسوم کیا ہے اور جن کی نسبت فرمایا ہے لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْھُمْ یعنی وہ لوگ مجھ میں سے نہیں ہیں اور نہ میں اُن میں سے ہوں۔ یہ گروہ حقیقی طور پر منعم علیہم نہیں ہیں۔ اور اگرچہ زمانہ فیج اعوج میں بھی جماعت کثیر گمراہوں کے مقابل نیک اور اہل اللہ اور ہر صدی کے سر پر مجدد بھی ہوتے رہے ہیں لیکن حسب منطوق آیت ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ خالص محمدی گروہ جو ہر ایک پلید ملونی اور آمیزش سے پاک اور توبہ نصوح سے غسل دیئے ہوئے ایمان اور دقائق عرفان اور علم اور عمل اور تقویٰ کے لحاظ سے ایک کثیر التعداد جماعت ہے یہ اسلام میں صرف دو گروہ ہیں یعنی

گروہ اوّلین و گروہ آخرین

جو صحابہؓ اور مسیح موعود کی جماعت سے مراد ہے اور چونکہ حکم کثرت مقدار اور کمال صفائی انوار پر ہوتا ہے اس لئے اس سورۃ میں اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے نقرہ سے مراد یہی دونوں گروہ ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جماعت کے اور مسیح موعود مع اپنی جماعت کے۔ خلاصہ کلام یہ کہ خدا نے ابتدا سے اس اُمت میں دو گروہ ہی تجویز فرمائے ہیں اور انہی کی طرف سورۃ فاتحہ کے فقرہ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں اشارہ ہے (۱) ایک اوّلین جو جماعت نبوی ہے (۲) دوسرے آخرین جو جماعت مسیح موعود ہے اور افراد کاملہ جو درمیانی زمانہ میں ہیں جو فیج اعوج کے نام سے موسوم ہے جو بوجہ اپنی کمی مقدار اور کثرتِ اشرار و فجار و ہجوم افواج بد مذاہب و بدعقائد و بداعمال شاذ و نادر کے حکم میں سمجھے گئے گو دوسرے فرقوں کی نسبت درمیانی زمانہ کے صلحائے اُمت محمدیہ بھی باوجود طوفان بدعات کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں۔ بہرحال خدا تعالےٰ نے اور اس کے رسولؐ کا علم جس میں غلطی کو راہ نہیں یہی بتلاتا ہے کہ درمیانی زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بلکہ تمام خیر القرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ

فیج اعوج کا زمانہ

ہے .... لیکن مسیح موعود کا زمانہ جس سے مراد چودھویں صدی من اوّلہ الی آخرہٖ ہے اور نیز کچھ اور حصہ زمانہ کا جو خیر القرون سے برابر اور فیج اعوج کے زمانہ سے بالاتر ہے۔ یہ ایک ایسا مبارک زمانہ ہے کہ فضل اور جُود الٰہی نے مقدر کر رکھا ہے کہ یہ زمانہ پھر لوگوں کو صحابہ کے رنگ میں لائے گا .... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

[1] حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ "بات یاد رکھنے کے لائق ہے اس لئے میں اس حصّے کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے یہ حصّہ دوبارہ پڑھ کر سُنایا"۔

ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ یعنی ابرار اخیار کے بڑے گروہ جن کے ساتھ بد مذاہب کی آمیزش نہیں وہ دو ہی ہیں۔ ایک پہلوں کی جماعت یعنی صحابہ کی جماعت جو زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوسری پچھلوں کی جماعت جو بوجہ تربیت رُوحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے سمجھا جاتا ہے صحابہ کے رنگ میں ہیں۔ یہی دو جماعتیں اسلام میں حقیقی طور پر منعم علیہم ہیں اور خدائے تعالیٰ کا انعام اُن پر یہ ہے کہ اُن کو انواع و اقسام کی غلطیوں اور بدعات سے نجات دی ہے اور ہر ایک قسم کے شرک سے ان کو پاک کیا ہے اور خالص اور روشن توحید اُن کو عطا فرمائی ہے جس میں نہ دجّال کو خدا بنایا جاتا ہے اور نہ ابن مریم کو خدائی صفات کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے اور اپنے نشانوں سے اس جماعت کے ایمان کو قوی کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے اُن کو ایک پاک گروہ بنایا ہے۔ اُن میں سے جو لوگ خدا کا الہام پانے والے اور خدا کے خاص جذبہ سے اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں نبیوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے بذریعہ اپنے اعمال کے

صدق اور اخلاص دکھلانے والے

اور ذاتی محبّت سے بغیر کسی غرض کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں وہ صدیقوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ اُن میں سے آخری نعمتوں کی امید پر دُکھ اُٹھانے والے اور جزا کے دن کا بچشم دل مشاہدہ کرکے جان کو ہتھیلی پر رکھنے والے ہیں وہ شہیدوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے ہر ایک فساد سے باز رہنے والے ہیں، وہ صلحاء کے رنگ میں ہیں اور یہی سچے مسلمان کا مقصود بالذات ہے[1] کہ ان مقامات کو طلب کرے اور جب تک حاصل نہ ہوں تب تک طلب اور تلاش میں سُست نہ ہو۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحات ۸۰ تا ۸۲ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحات ۲۲۴ تا ۲۲۸)

پس دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس طلب اور تلاش میں کامیاب کرے اور دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ شیطانی وساوس سے آپ کو محفوظ رکھے۔

جس زمانہ کے متعلق اتنا زبردست وعدہ دیا گیا ہے کہ دریائے عظیم بھی اس کے مقابلہ میں اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے کوئی چیز نہیں۔ اس میں یہ سوچنے لگ جانا کہ سو سال کے بعد ہی ایک مجدد آجائے گا اور باقی صدی ایسے ہی گذر جائے گی اس سے زیادہ بڑا شیطانی وسوسہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہ جماعت مسیح محمدی خدا سے بے حد پیار کرنے والے ہیں جو اپنی

عاجزی اور انکساری کی چادر

میں چھپے ہوئے ہیں۔ میرا مقام ایسا ہے کہ بہتوں کی بعض باتیں میرے سامنے آجاتی ہیں کسی وقت کوئی چھٹی آجاتی ہے۔ ایک شخص نے اپنی حالت ایسی بنائی ہوئی تھی کہ ایسے لگتا تھا جیسے اسے کسی کی پرواہ نہیں ہے اور وہ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں شہید ہو گئے۔ ان کو شہادت کا درجہ ملا۔ انہوں نے وصیت کی ہوئی تھی۔ ان کے متعلق یہ پتہ لگا کہ یہ نہیں کہ وہ ساتھ کے ساتھ اپنی وصیت پوری کرتے تھے بلکہ چھ چھ مہینے، سال سال پہلے وہ وصیت کے چندے ادا کر دیتے تھے۔ اتنی مالی قربانی کرنے والے تھے۔ اور دیکھنے والا سمجھتا تھا کہ بالکل لاابالی سا آدمی ہے جس کو کوئی پرواہ نہیں۔ اس زمانے کے متعلق کہا گیا تھا کہ تجھے بھی نبوت کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرے گا کہ وہ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو دوسرے گروہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے ہیں جو وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کے بچوں کو بھی سچی خوابیں دکھائی جائیں گی اور سچی باتیں بتائی جائیں گی۔ سال ۱۹۷۴ء جماعت کے لئے ایک ابتلاء اور ایک امتحان تھا۔ میں قریباً روزانہ ہی سینکڑوں آدمیوں سے ملاقات کرتا تھا۔

[1] میرا مقصد اسوقت یہ تھا کہ میں پہلے سارا حوالہ پڑھ کر اور یہاں پہنچ کر اسکی طرف آپ کو توجہ دلاؤں

ان سے باتیں کرتا تھا ان کی دلجوئی کرتا تھا اُن کو ان کا مقام بتاتا تھا۔ اُن کے سامنے مسئلے رکھتا تھا اور ان کے سامنے

خدا تعالیٰ کے انعامات

اور فضل اور رحمتیں جو جماعت پر بارش کی طرح نازل ہو رہی ہیں بیان کرتا تھا۔ ان میں بچے بھی آتے تھے۔ بسا اوقات، میرا خیال ہے کہ بیسیوں دفعہ میں نے یہ بتایا کہ اس زمانے کے متعلق یہ کہا گیا ہے خدا تعالیٰ بڑا فضل کر رہا ہے۔ میں نے بچوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ تم میں سے کوئی ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے وقت سے پہلے سچی باتیں بتائی ہوں۔ تو کئی بچے کھڑے ہو جاتے تھے کہ ہم نے یہ دیکھا۔ آٹھ دس سال کا بچہ سورۃ الرحمٰن کی تفسیر تو نہیں بتائے گا ابھی تو اس کی ناظرہ پڑھنے والی عمر ہے لیکن غیب کی خبر خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ علام الغیوب ہی کی طرف سے آتی ہے اس کو جاننا انسان کا کام نہیں۔ ہمیں تو ایک پل کی خبر نہیں کہ ایک پل کے بعد کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی کھڑے ہو کر کہتا تھا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ ہماری بھینس "کٹی دے گی" اور کٹی پیدا ہوگی اب اس کے لئے تو اپنی عمر کے لحاظ سے یہ بڑی مزے کی بات ہے۔ کہاں ہیں ایسی خوابیں دیکھنے والے اس جماعت کے باہر اور اس کثرت سے۔ اکثر لوگ خوابیں دیکھتے ہیں مگر سمجھتے نہیں لیکن اس زمانہ میں جو کہ ابتلاء کا زمانہ تھا جماعت احمدیہ کے افراد نے مجھے ہزارہا خوابوں اور

کشوف اور الہامات

کی اطلاع دی اور میرے خیال میں شاید اطلاع دینے والے ایک فیصد بھی نہ ہوں گے۔ اس زمانے کی خوابیں مجھے اب لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت یہ خواب دیکھی تھی کئی چھ مہینے پہلے کی کوئی سال پہلے کی کوئی چار سال پہلے کی خواب لکھ دیتے ہیں کہ اس وقت ہمیں یہ بتایا گیا تھا لیکن خدا کے عاجز بندوں نے عاجزانہ زندگی اختیار کی ہوئی ہے۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہر بشارت، جتنی عظیم ہو اتنی ہی عظیم ذمہ داری بھی ڈالتی ہے۔ یہ بشارت جو صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور اُن صحابہ کے متعلق ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

کے مصداق ہیں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زبردست بشارت دی گئی ہے اور یہ اجتماعی بشارت ہے یہ زید اور بکر کے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی اجتماعی بشارت ہے جو ہر فردِ واحد پر بھی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ میں اس گروہ میں شامل ہو جاؤں جس کے متعلق یہ اجتماعی بشارت دی گئی ہے۔ پس ہمارے بچوں، ہمارے بڑوں، ہماری عورتوں اور ہمارے مردوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو

قرآن عظیم کی تعلیم

کے مطابق ڈھالیں۔ اور خدا تعالیٰ نے جو دنیا کو کہا تھا کہ تم دیکھنا کہ میں مہدی کو کیسی جماعت دیتا ہوں ہم اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں اور کمزوریوں اور گناہوں کے نتیجہ میں اس جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ کا ہمارے ساتھ جو سلوک ہے میں حیران ہوتا ہوں کہ بعض پڑھے لکھوں کو سمجھ نہیں آتی لیکن دیہاتی اَن پڑھ لوگوں کی زبان سے یہ نکلتا ہے کہ ہم نے خدا کے اتنے نشان دیکھے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کا شکر نہیں ادا کر سکتے اور یہ بات سچی بھی ہے خدا تعالیٰ کا پورا شکر کون ادا کر سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہنے کی کوشش ہی ہے نا لیکن شکر کا اور حمد کا حق کون ادا کر سکتا ہے۔ جب بارش کے قطروں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ خدا کے فضل نازل ہو رہے ہوں تو اس تیزی کے ساتھ ہم حمد تو نہیں کر سکتے۔ ہم خدا کے عاجز بندے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا ہے میں اسے پھر پڑھتا ہوں:-

"اور یہی سچے مسلمان کا مقصود بالذات ہے کہ ان مقامات کو طلب کرے اور جب تک حاصل نہ ہوں تب تک طلب اور تلاش میں سست نہ ہو۔"

اب رمضان کا مہینہ ہے۔ عبادات کا مہینہ! ہر طرف سے ایک روحانی دباؤ ہے خدا تعالیٰ کی یاد زیادہ کی جاتی ہے اس کا ذکر زیادہ کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت

زیادہ کی جاتی ہے اور بہت سی نیکیاں ہیں جو انسان اس کی راہ میں کرتا ہے۔ لیکن رمضان تو آج بالکل ختم ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ سب کو لمبی عمریں عطا کرے، آپ کی زندگیاں تو آج بالکل ختم نہیں ہو جائیں گی۔ پس آپ کو تو ہر وقت ہر آن خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ضرورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے آپ کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کہ صحابہ مہدی معہودؑ کا جو گروہ ہے جو جماعت ہے وہ اپنی کثرت کمیت اور صفاتی کیفیت کے لحاظ سے ... کے رنگ میں ہے اور امت کے تمام دوسرے گروہوں سے ... اس کی اجتماعی شکل ہے۔ لیکن انفرادی کوشش کے لحاظ سے ہر فرد پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صالح بنے شہید بنے صدیق بنے اور نبیوں کا رنگ اپنے اوپر چڑھائے۔ نبوت تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی اور اُمتی نبیؑ کی ہمیں ایک کے متعلق ہی خبر دی گئی تھی۔ ہمیں غیب کا علم نہیں اور نہ ہمیں غیب کے اندھیروں میں گروپ (grope) کرنے کی اور تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ اس آدم کی نسل کا آخری ہزار سال ہے اس کے بعد اس نسل پر قیامت آ جائے گی اور یہ

آخری ہزار سال

خدا اور اس کے مسیح کا ہے۔ اور نیکی کا اور تقویٰ کا اور ہدایت کا ہے۔ اور اب کوئی مسیح نہیں جو اس جگہ قدم رکھے۔ دوسری جگہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں امام الزمان ہوں اور اب نہ کوئی امام ہے اور نہ کوئی مسیح سوائے اس کے جو میرے لئے بطورِ ظل کے ہو۔ ظلی طور پر ایک تو سلسلہ خلافت ہے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے جس کی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس سے ابتداء کر دی ہے۔ یہ میں نے اس مضمون کی تمہید شروع کی ہے۔ وعدہ یہ دیا گیا ہے کہ قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق ارادت رکھنے والے ایسا گروہ بن جائیں گے اور اس گروہ میں شامل ہوتے چلے جائیں گے جو صحابہ کا گروہ تھا (گو مرورِ زمانہ کے ساتھ کوئی نکلے گا اور کوئی داخل ہوگا) اور سچے طور پر صحیح طور پر حقیقی معنی کے لحاظ سے منعم علیہم کے وہی گروہ ہیں۔ ایک وہ گروہ ہے جس کی طرف آپ خود کو منسوب کرنے والے ہیں۔ اگر آپ سچے احمدی ہیں اور حقیقی ایمان لائے ہیں اور ایک وہ گروہ تھا جنہوں نے اپنے خون سے جنہوں نے اپنی قربانیوں سے جنہوں نے اپنی خدمت انسانیت سے جنہوں نے علم کا نور ساری دنیا میں پھیلا کر جنہوں نے اپنے بھائیوں کے ہر دکھ میں شریک ہو کر اور ہر

سکھ کے سامان پیدا کرنے کی کوشش

کر کے ایک ایسا نمونہ دنیا کے سامنے رکھا کہ انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی یہ مبالغہ نہیں یا تعصب نہیں۔ انسانی تاریخ اس کی مثال نہیں پیش کر سکتی لیکن وہ مثال آپ نے پیش کرنی ہے۔ اس لئے ہر فرد کو اور خصوصاً

نوجوانوں کو توجہ کرنی چاہیئے

کیونکہ بڑوں نے تو کچھ تربیت حاصل کی۔ کچھ کمزور ہیں اور کچھ نسبتاً زیادہ تربیت یافتہ ہیں لیکن یہ کام یہاں ختم نہیں ہو گیا کام کا سلسلہ تو قیامت تک چلتا ہے اور آپؑ نے فرمایا ہے کہ یہ ایک ہزار سال تک ممتد ہے پس ہزار سال تک نسلاً بعد نسلٍ ہر احمدی کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے یہ کوشش کرنی ہے کہ وہ اس گروہ میں شامل ہو، وہ درجہ بدرجہ ترقی کرے اور حسب استطاعت اپنے مقام کو پائے یہ درست ہے کہ بعض صالح کے مقام پر ٹھہر جاتے ہیں، بعض اس سے اوپر اٹھتے ہیں اور پھر وہاں ٹھہر جاتے ہیں اور کچھ اس سے اوپر جاتے ہیں اور وہاں ٹھہر جاتے ہیں۔ وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے لیکن ہم نے اپنی استعداد کے کمال تک پہنچ کر دنیا کے لئے، نوع انسانی کے لئے ایک ہزار سال کے زمانہ کے لئے ایک مثال بننا ہے اور یہ انسان کا اپنا کام نہیں یہ تو

دعا کے نتیجہ میں

ہو سکتا ہے۔ پس دعائیں کریں۔ رمضان گزر گیا لیکن دعاؤں کا وقت تو نہیں ختم

ہوگیا۔ خدا نے کب یہ کہا ہے کہ رمضان کے بعد اگر تم میرے حضور عاجزانہ دعاؤں کے لئے ہاتھ بڑھاؤ گے تو میں قبول نہیں کروں گا۔ کہیں آپ نے یہ دیکھا ہے؟ خدا نے تو بغیر شرط کے یہ کہا ہے، نہ دن کی شرط لگائی، نہ مہینے کی شرط لگائی، نہ رات کی شرط لگائی نہ صبح کی شرط لگائی اور نہ شام کی شرط لگائی اور اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن آیت ۶۱) کا اعلان کر دیا کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ اور کُلّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ کہہ دیا۔ میں نے اس پر ایک خطبہ بھی دیا ہے لیکن میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ غرض تمہاری فطرت کے جو تقاضے تھے ان کو پورا کیا اور جن مادی اور دوسرے سامانوں کی ضرورت تھی وہ تمہیں دے دیئے۔ تمہیں اپنی روحانیت کیلئے مجاہدہ کرنا ہے اگر مجاہدہ شرائط کے ساتھ ہے، اگر نماز شرائط کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اگر روزے شرائط کے ساتھ رکھے جاتے ہیں، اگر زکوٰۃ شرائط کے ساتھ دی جاتی ہے اگر حج شرائط کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اگر ایمان اپنی پوری شرائط کے ساتھ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دل کے اندر سے باقی سب کچھ اس میں آ جاتا ہے تو دَخَلَ الْجَنَّۃَ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مگر صرف دروازہ نہیں کھولا، وہ تو صرف فرائض کیساتھ کھل جاتا ہے بلکہ کہا کہ نوافل میں ایک دوسرے سے سبقت لیتے جاؤ۔ خدا تعالیٰ

ایک حسین معاشرہ

پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پہلے زمانہ میں اس نے پیدا کیا ہے اس زمانہ میں بھی پیدا کرنا چاہتا ہے دنیا بہک گئی ہے جن کے حقوق ہیں ان کو پتہ نہیں کہ ہمارے کیا حقوق ہیں۔ آپ نے ان کو ان کے حقوق بتانے بھی ہیں اور حقوق دینے بھی ہیں اور دلانے بھی ہیں۔ بڑی ذمہ داری ہے آپ پر۔ ایک زمیندار چلچلاتی دھوپ میں سارا دن کھیتوں میں جا کر کام کرتا ہے اور شام کو وہ گھر آ کر لیٹتا ہے تو اس کو پانی کا ایک گلاس یا لسّی مل جاتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کے اس کو پیتا ہے اور اس کو غریبانہ سا کھانا ملتا ہے۔ یہ ساری محنت وہ خوشی سے کرتا ہے اور اس کو تسکین قلب حاصل ہوتی ہے کہ میں اور میرے بچے بھوکے نہیں رہیں گے۔ عزت کی روٹی انہیں مل جائے گی خواہ وہ کتنی ہی غریبانہ کیوں نہ ہو۔ لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے غریبانہ روٹی کا وعدہ نہیں دیا بلکہ جنتوں کا وعدہ دیا ہے، اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔ اور جنت بھی وہ کہ جو تم مانگو گے وہ تمہیں مل جائے گا۔ بڑی عظیم بشارتیں ہیں اور بڑے عظیم وعدے ہیں جو بڑے

عظیم مجاہدات کا مطالبہ

کرتے ہیں، بڑی عظیم قربانیاں چاہتے ہیں۔ دروازے کھلے ہیں آگے بڑھ کر ان کے اندر داخل ہو جاؤ۔

خدا تعالیٰ جو جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے، جس رنگ کی جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے صحابہ کا جو نمونہ پیدا کرنا چاہتا ہے اگر دیسا نمونہ نہیں دکھاؤ گے تو ایک اور قوم آ جائے گی۔ خدا نے جو اعلان کیا ہے وہ تو بہرحال پورا ہوگا۔ اسی واسطے میں نے کہا تھا کہ یہ اجتماعی وعدہ ہے انفرادی وعدہ نہیں ہے۔ افراد تو ٹوٹ بھی جاتے ہیں، تھک جاتے ہیں، درماندہ ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن کے پاؤں کمزور ہیں، ٹانگیں کمزور ہیں وہ میرے ساتھ نہ چلیں میں تو بہت تیز چلنے والا ہوں لیکن اکثر خدا تعالیٰ کے انعام کو حاصل کرتے ہیں اور تکلیف کے زمانہ میں اس سے تسلی پاتے ہیں۔ وہ قوم جو ۸۷ سال کی تکالیف کے زمانہ میں مسکراتے ہوئے دن گذار گئی اس میں ایک عظیم نشان ہے اگر کوئی آنکھ دیکھنے والی ہو۔ اور

سوچنے والوں نے سوچا

مجھے بڑے بڑے سیاستدانوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے آپس میں باتیں کیں کہ یہ کیا ہو گیا اور یہ کس مٹی کی بنی ہوئی جماعت ہے۔ ان کو اتنے دکھ پہنچائے گئے لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹیں نہیں چھینی گئیں۔ یہ درست ہے لیکن اس سے بھی آگے بڑھنا ہے۔ ہر مقام کے بعد ایک دوسرا مقام ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے تو غیر محدود جلوے ظاہر ہوتے ہیں اور اس نے ہمارے لئے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھولے ہیں۔ کسی جگہ ٹھہرنا نہیں۔ جہاں ٹھہرے وہاں مارے گئے۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرے۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت مسیح موعود کے ہر فرد کو واقعہ میں اور سچے طور پر اور حقیقی معنی میں صحابہؓ جیسا بنا دے اور خدا تعالیٰ نے جو بشارتیں دی ہیں، جو وعدے دیئے ہیں ہماری غفلتوں کے نتیجہ میں وہ کسی اور کی زندگی میں پورے نہ ہوں بلکہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے انعامات کو حاصل کرنے والے ہوں۔

اب ہم دعا کریں گے۔ بہت سی دعائیں ہیں۔ اپنے لئے دعا ہے وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ۔ پہلا حق در اصل وہیں سے شروع ہوتا ہے کیونکہ اپنی اصلاح ہو جائے تو پھر انسان ماحول کی بھی اصلاح کر سکتا ہے۔ پھر ساری دنیا میں جماعت پھیل چکی ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں احمدی تکلیف میں بھی ہیں۔ کسی کا بچہ بیمار ہوگا، کسی کی بیوی ہسپتال میں پڑی ہوگی اور کسی کے گھر میں خوشی ہو رہی ہوگی۔ خوشی اور غم اس زندگی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ آپ کو تو علم نہیں اور مجھے بھی زیادہ علم نہیں لیکن دوست مجھے فرداً فرداً خط لکھتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دیتا ہے

کہ میں ان کے غم میں بھی شریک ہوں اور ان کی خوشیوں میں بھی شریک ہوں۔ ان کیلئے بھی دعائیں کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو مبعوث کیا گیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ عظیم فرزند روحانی دیا گیا یہ اس لئے دیا گیا کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف آیت: ۱۰) وہ نوع انسانی کو امت واحدہ بنائے۔ نوع انسانی کو امت واحدہ بنانے کا کام مہدیؑ کے سپرد کیا گیا ہے۔ بس اس کے لئے ہمارے دلوں میں ایک تڑپ ہونی چاہیئے حیرت یا تمسخر یا استہزاء یا غصہ نہیں ہونا چاہیئے کہ (مثلاً) امریکہ انتہی برائیوں اور بداخلاقیوں میں پڑا ہوا ہے بلکہ ہمیں رحم آنا چاہیئے۔ ہمارے دل میں ایک تڑپ ہونی چاہیئے۔ ایک لگن ہمیشہ ہونی چاہیئے کہ اتنی عظیم نعمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے نوع انسانی کی طرف مبعوث کی تھی اور یہ لوگ اس سے واقف نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی

ہدایت کے سامان

پیدا کرے۔ دنیا میں خود انسان کے ہاتھ نے فتنہ اور فساد پیدا کر دیا ہے اور انسانوں کیلئے دکھ کے سامان پیدا کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اس فتنہ اور فساد کو دور کرے اور دکھ کے سامان سکھ کے سامانوں میں بدل جائیں اور جس غرض کیلئے جو چیز پیدا کی گئی ہے وہ اس غرض کو پورا کرنے والی ہو، انسان کا ہاتھ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے غلط استعمال کے نتیجہ میں انسان کی تباہی اور انسان کو تکلیف دینے کا باعث نہ بنا دے۔

پھر ہمارے مبلغ ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ مبلغ بھی اب دو قسم کے ہو گئے ہیں۔ افریقہ میں وہیں کے رہنے والے افریقن مبلغ ہیں۔ بڑا عجیب کام کرنے والے اور بڑی قربانیاں دینے والے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہاں مرکز میں کبھی نہیں آئے اور ایسے بھی ہیں جو یہاں سے پڑھ کر گئے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے۔ انہوں نے بڑی فراست کے ساتھ اپنی قوم کو سنبھالا ہوا ہے مثلاً عبدالوہاب بن آدم ہے۔ اس کے لئے یہ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ شیطان کے ہر وار سے اس کو محفوظ رکھے اور اس کے نفس میں کبھی کوئی خرابی نہ پیدا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتا رہے۔ بڑی محنت کے ساتھ اور لگن کے ساتھ اور قربانی کے ساتھ اور فراست کیساتھ اس نے اپنی قوم کو یعنی غانینز (GHANIANS) کو خواہ وہ احمدی ہیں یا نہیں سنبھالا ہوا ہے وہاں

جماعت بڑی ترقی کر رہی ہے

مساجد بن رہی ہیں کچھ سکول "نصرت جہاں" کے تحت بنے تھے اس کے علاوہ بھی مدرسے بنے ہیں۔ نیز اور بہت سے کام ہوئے ہیں کتابیں شائع ہوئی ہیں قرآن کریم کا ترجمہ انہوں نے خود چھپوایا ہے غالباً تیار ہو گیا ہوگا یا عنقریب ہو جائے گا۔ افسروں کو بے دھڑک تبلیغ کر رہا ہے اور بھی مبلغ ہیں یہ تو میں نے مثال دی ہے۔ بس یہ صرف آپ ہی نہیں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ سے، غیر ممالک میں جا کر تبلیغ کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ عبدالوہاب بن آدم کو انگلستان میں تبلیغ کرنے کی توفیق مل گئی اور ہمارا تو کام یہ ہے کہ ہم نے نوع انسانی کو امت واحدہ بنانا ہے خدا نے انسان انسان میں کوئی فرق نہیں کیا نہ ہم کرتے ہیں۔ دماغ کے کسی گوشے میں بھی کبھی کوئی فرق نہیں آیا اور اسی چیز کی انسان کو ضرورت ہے میری ذات سے تعلق رکھنے والی ایک بات ہے لیکن میں کوئی ذاتی چیز تو نہیں بتا رہا تھا، امریکہ میں ایک جگہ ایک ریسیپشن کے موقع پر میں اسلامی تعلیم بتا رہا تھا کہ اس طرح اسلام نے نوع انسانی سے پیار کیا ہے کہ کوئی ہو عیسائی ہو یا دہریہ ہو اسلام نے ان سب کے حقوق قائم کئے ہیں اور ان کے حقوق کی حفاظت کی ہے

پندرہ بیس منٹ تک میں اُس گروپ کیساتھ باتیں کرتا رہا۔ بعد میں باہر جا کر وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اتنی حسین تعلیم ہے اور اتنا پیار ہے اس شخص کے دل میں (انسانیت کا پیار میرے دل میں خود ہی تو نہیں اُگ آیا وہ تو اسلام کی برکت ہے اور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانیت

ہے جس نے ہمارے دل میں انسان کا شرف اور اس کی عزت اور اس کا پیار پیدا کیا لیکن وہ لوگ تو اپنی نگاہ سے دیکھتے ہیں چنانچہ وہ اپنی نگاہ سے دیکھ کر میرے متعلق کہنے لگا) کہ جو شخص اس سے دشمنی رکھے وہ تو لعنتی ہوگا۔ حالانکہ وہ باتیں کرنے والے خود عیسائی تھے۔ میں تو خدا تعالیٰ کے حضور اور جھک گیا۔ میں تو بڑا ہی عاجز بندہ ہوں، جو چیز اثر کرتی ہے وہ تو خدا کا کلام ہے اور وہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ باتیں ان تک پہنچائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کے دل اور ان کے دماغ اسلامی تعلیم کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ شروع میں صرف Theoretically (تھیوریٹیکلی) یعنی اعتقاداً وہ تیار ہو جائیں گے۔ مثلاً گھر ٹرنا اور اپنے گند سے باہر نکلنا بہادری کا کام ہے بہت بہادر ہے وہ شخص جو گند کو چھوڑ کر دلیری کیساتھ نیکی کی راہ پر آ جاتا ہے اور دنیا کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اس گند میں سے نکل رہے ہیں۔ اب ہزاروں کی تعداد میں امریکہ میں احمدی ہو چکے ہیں۔ ایک خط آیا تھا کہ اب وہاں یہ طریق بن گیا ہے کہ عورت کا احمدی مسلمان ہونا اور پاکستان والا برقع سلوانا یہ دونوں کام ایک ہی وقت میں شروع ہوتے ہیں یعنی ادھر وہ بیعت کرتی ہے اور اُدھر کپڑا خرید کر برقع سلانے کا آرڈر دے دیتی ہے۔ اس گندے ماحول میں وہ پردہ شروع کر دیتی ہے اور یہ خدا کی شان ہے کہ

امریکہ جیسے امیر ملک میں

اور اپنی دنیا میں مست ملک میں اور اپنی بداعمالیوں میں کھوئے ہوئے ملک میں کہ جن کو اپنی کوئی ہوش ہی نہیں ہے وہاں اس قسم کے دل اور اس قسم کے دماغ اور اس قسم کی عقلیں پیدا ہو رہی ہیں اور اس قسم کی رُوحیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہیں۔ پھر ہماری کتنی ذمہ داری ہے جو کہ مرکز کے رہنے والے ہیں مرکز یعنی ربوہ کے رہنے والے اور مرکز یعنی پاکستان کے رہنے والے۔ یہ ہمارا ملک ہے جہاں ہماری جماعت کا مرکز ہے پس بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ خدا نے کہا ہے کہ میں تم میں ایک وقت میں لاکھوں مجدّد بنا دوں گا۔ اب کیا تم ایک صدی کے بعد محض ایک مجدّد کی تلاش کرو گے؟ اور اس کی ساری نعمتوں کو ٹھکرا دو گے؟

ہمارے بعض مبلغ بڑی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ہم ان کو بڑے تھوڑے گزارے دیتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ ہمارا ایک مبلغ یورپ کے ایک ملک میں پڑھ رہا ہے اُس نے لکھا ہے کہ چھٹیوں میں میرے کالج کا ہوسٹل بند تھا اور جتنا ہم اس کو گزارہ دیتے ہیں اس نے لکھا ہے کہ اس کا قریباً ساٹھ ستر فیصد میں ایک کمرے کا کرایہ دے رہا ہوں جس میں مَیں رہ رہا ہوں۔ مہینے کے کل گزارے کا ۶۰ - ۷۰ فیصد۔ تو وہ کھائے گا اور پیئے گا کہاں سے۔ غرض وہ بڑی تنگی ترشی میں گزارہ کرتے ہیں

بڑی قربانی دینے والے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول کرے اور ان کا بھی اور ہم سب کا بھی خاتمہ بالخیر کرے۔ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرہ: ۱۳۳) پس ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پھر بہت سے مسلمان علاقے ہیں جو بڑی سخت تنگی میں وقت گذار رہے ہیں (مجھے نام لے کر ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں) ان کے لیے دعائیں کریں۔ اور یہ دعائیں کریں کہ اے خدا تو نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا ہے تو اس کی مدد کو آئے گا۔ ایمان کے بہت بڑے بڑے وعدوں کے علاوہ ایک چھوٹا سا وعدہ یہ بھی ہے۔ ہمارے دل میں اس نے پیار ڈال دیا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ کسی جگہ ایک غیر احمدی کا جنازہ تھا اور سوائے احمدیوں کے اور کوئی نماز پڑھنے والا نہیں تھا کہنے لگا کہ اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ بعد میں وہ احمدی ہو گیا۔ میں نے اس کو یہ جواب دیا کہ ہمارے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر پیار پیدا کیا ہے کہ ہم کسی ایسے شخص کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا ہے، لاوارث نہیں دیکھ سکتے اس واسطے ایسے وقت میں

احمدی کا فرض ہے

کہ وہ اس کا جنازہ پڑھے۔ یہ نہیں ہے کہ لوگ ہنسی ٹھٹھا کریں کہ مسلمان کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں اور اس کا جنازہ اٹھانے والا کوئی نہیں۔ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا ہے وہ بے کس اور بے سہارا نہیں ہے۔ غرض بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ جہاں مسلمان موجود ہیں لیکن وہ زبان سے اظہار بھی نہیں کر سکتے اور ان میں سے کچھ نئی نسلیں اسلام کو بھول بھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے اور ان کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔

پھر ہمارے بچے ہیں یہ آئندہ آنیوالی نسلیں ہیں ان کیلئے دعائیں کریں کیونکہ کام صرف ہم تک ہی محدود نہیں۔ پتہ نہیں ہزار سال میں کتنی نسلیں آنی ہیں۔ ابھی تو ۸۶ - ۸۷ سال گزر رہے ہیں اور باقی ۱۴ - ۹۱۳ سال باقی ہیں اس جد و جہد کے، اور نوع انسانی کو چوٹی تک لے کر جانا ہے۔ پھر وہاں قائم رہنے کے لیے بھی جد و جہد کرنی پڑے گی۔ یہ نہیں کہ وہاں پہنچ گئے اور کام ختم ہو گیا تنزل شروع ہی وہاں سے ہوتا ہے جب آدمی چوٹی پر پہنچ جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں جہاں تک میں نے پہنچنا تھا پہنچ گیا تب اس کا اگلا قدم تنزل کی طرف ہے۔ لیکن اگر انسان کا دماغ اس حقیقت کو پہچاننے والا ہو کہ چوٹی تک پہنچنے کے بعد چوٹی پر کھڑا رہنے کے لئے بھی

ایک جہاد کی ضرورت ہے

تو پھر تنزل نہیں آیا کرتا۔ ہمیں جو وعدہ دیا گیا ہے، ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے جو منصوبہ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ نوع انسانی کو چوٹی تک پہنچا کر پھر ایک ہزار سال تک اسے اس مقام پر کھڑے رکھنا ہے، جو کہ ہمارے آدم کی باقی عمر رہ گئی ہے۔ اس لیے ان نسلوں کے لئے دعائیں کریں۔

اپنے لئے بہت دعا کریں۔ اپنی ذات کے لئے، اپنے گھر کے لئے، اپنے ماحول کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے ہمسایوں کے لئے دعائیں کریں، ہمسایوں کے بھی بڑے حقوق ہیں۔ یہ سارے جو ہمارے ارد گرد رہتے ہیں یہ ہمارے ہمسائے ہیں لوگ ان کو "جانگلی" کہتے ہیں ہم ان کو انسان کہتے ہیں۔ ان انسانوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جانگلی سے متمدن انسان بنائے، پھر بااخلاق انسان بنائے اور پھر باخدا انسان بنائے۔ اسلام نے جو درجہ بدرجہ ترقیات انسان کے لئے مقدر کر رکھی ہیں اس کے مطابق درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے ارفع مقامات کیطرف ان کی حرکت ہمیشہ قائم رہے۔ انکے لئے دعائیں کریں وہ بھی آپکی دعاؤں کے محتاج ہیں

ہمارا ملک دُعا کا محتاج ہے

بڑی پریشانیوں کے دن ہیں۔ سوچ کر بڑی پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور ملک کے استحکام کے سامان پیدا کرے اور ملک میں عدل اور انصاف کے قیام کے سامان پیدا کرے اور ملک میں پیار اور محبت کی فضا پیدا کرے اور ملک کی ترقیات کے سامان پیدا کرے اور ہر باشندے کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حقیقی معنی میں اور سچے طور پر قربانیاں دینے کی توفیق عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ہم سے مغفرت کا سلوک کرے۔ ہمیں معاف کر دے۔ ہم بڑے گناہگار اور عاجز بندے ہیں۔ آؤ دعا کر لیں۔

(اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر ایک لمبی اور پُر سوز اجتماعی دعا کرائی) ٭

درخواست دُعا

محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کینیڈا، کینسر سے زندگی کے آخری مراحل میں ہیں۔ خاتمہ بالخیر کی دُعا کے خواہاں ہیں۔ ان کی رفیقہ حیات محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی نعش چند روز پہلے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہو چکی ہے۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین ٭

خاکسار: ملک صلاح الدین۔ قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۱)

تحریکِ جدید کے چوالیسویں سال کا آغاز!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
تحریک جدید کے دفتر اوّل کے
دفتر دوم کے چونتیسویں،
سوم کے تیرھویں سالوں کا
فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ
انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے
عطا کئے ہیں۔ ہر ایک سال
لوں کا چندہ پیشگی ادا کرتے ہیں
ت کا یہ چندہ کم و بیش ڈیڑھ
ہے۔ جو ہمیشہ ہی ایک سال
ادا کرکے مسابقت کا بہترین
کرتی ہے۔
مرکز میں اعلان ہوتے ہی ایک
نے اضافہ کرکے وعدے لکھوائے
نے ادائیگی بھی کر دی۔ لجنہ
قادیان نے اعلان سے قبل
وعدہ جات حاصل کر لئے
ت سی وصولی بھی کی۔ گذشتہ
وعدہ جات بھی لجنہ نے سو فیصد
کئے۔ محترمہ استانی صادقہ
صاحبہ صدر و محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ
ری مال لجنہ مقامی کی مساعی قابل شکریہ
کرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری
جدید مقامی بھی اس بارے میں
کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح
ذیل جماعتوں کے وعدہ جات بھی
ہو چکے ہیں:۔
قادیان۔
اڑیسہ:۔ ارکھ پٹنہ۔ بھوبنیشور۔
۔ پنکال۔ جیودوار۔ خوردہ۔
نیاگاؤں۔ سورو۔ کرڈاپلی۔ کوٹپلہ۔
۔ کیندرہ پاڑہ۔ مانیکا گوڑہ۔
۔ نیاگڑھ۔
آندھرا:۔ اوٹکور۔ جڑچرلہ۔ محبوب نگر
ان۔
کرناٹک:۔ تیماپور۔ دیودرگ۔
۔ سوریب۔ لونڈا۔ ہبلی۔
جموں کشمیر:۔ جموں۔ بھدرواہ۔
اسلام آباد۔ آسنور۔ اندورہ۔ اونہ گام
پورہ۔ یک امیرچھ۔ رشی نگر۔ شوپیاں۔
رت۔ کوریل۔ ماندوجن۔ میتواڑہ۔
آباد۔ لونہ مئی۔ ہاری پاری گام۔
پورہ۔
کیرالہ:۔ آدی ناڈ۔ ارناکلم۔ الالنور۔

ایراپورم۔ پتاپریم۔ پیرپر بشمول چیلاکرا۔ ٹریونڈرم۔ کالیکٹ۔ کرناگاپلی۔ کوٹلون۔ کوڈیاتھور۔ کوڈالی۔ کیپانور۔ منارگھاٹ۔ موگرال۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر روز بعض جماعتوں کے وعدہ جات اور ادائیگی چندہ تحریک جدید کی خوشکن اطلاعات ڈاک کے ذریعہ موصول ہو رہی ہیں۔

تقدیر الٰہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ تمام بنی آدم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کئے جائیں۔ ایسے عظیم انقلاب کے برپا کرنے میں تحریک جدید کی الہامی تحریک ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں بہت سے ممالک میں نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور مزید تحریکات جاری ہوئیں تاکہ تحریک جدید کے کاشتہ پودوں کی پوری طرح آبیاری ہو سکے اور احمدیت کا قافلہ برق رفتاری اختیار کرتا جائے۔

دنیا روحانی طور پر نہایت تشنہ ہے اور تڑپ رہی ہے اور احمدیت کے ذریعہ ہی ایسے آبِ حیات حاصل ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں کہ قیام احمدیت کی دوسری صدی جو غلبہ اسلام کی صدی ہے اس کی شان کے مطابق ہمیں اس کو خوش آمدید کہنا چاہیئے۔ سو اس کے مدنظر احباب پر فرض ہے کہ آئندہ اپنے وعدوں میں اضافہ فرمائیں۔ اور جو احباب اس تحریک میں پہلے شامل نہیں اُن کو عہدیداران شامل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر صدقِ دل سے لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(۳)

معاونین خاص تحریک جدید

دورانِ سالہائے رواں و گذشتہ ذیل کے احباب نئے معاون خاص تحریک جدید بنے ہیں یا معاون خاص تو پہلے تھے لیکن انہوں نے چندہ میں نمایاں اضافہ کیا ہے

اللہ تعالیٰ اُن کی اس مالی قربانی کو شرفِ قبول کرتے ہوئے اُن کو حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ کلکتہ:۔ مکرم میاں رفیع احمد صاحب، مکرم میاں ظفر احمد صاحب (پسران مکرم میاں محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت)

۲۔ حیدر آباد:۔ مکرم احمد حسین صاحب سیکرٹری مال (سابق نائب امیر) مکرم سیّد جہانگیر علی صاحب فلک نما اور مکرم عبد العزیز صاحب (مالک بیٹری چارجنگ فرم)

۳۔ اڑیسہ:۔ مکرم ڈاکٹر آدم علی بیگ صاحب نیاگڑھ، مکرم غلام ہادی صاحب مع برادران بھدرک۔ و محترمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحمید صاحب سونگھڑہ۔

۴۔ بہار:۔ مکرم سیّد داؤد احمد صاحب مظفر پور۔

(۲)

شکریۂ احباب

وکالت مال کی طرف سے خاکسار نے ستمبر و اکتوبر میں تقریباً ایک ماہ میں کلکتہ، حیدر آباد دکن، سکندر آباد، یادگیر، دیودرگ اور تیماپور کا دورہ بمعیت انسپکٹر تحریک جدید مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری کیا۔ بعد ازاں موصوف نے آندھرا، کرناٹک کے متعدد مقامات اور بمبئی اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب گجراتی نے جموں بھدرواہ اور وادئ کشمیر کا دورہ کیا۔ جن احباب نے رضائے الٰہی کی خاطر اس کام میں ہماری امداد کی خاکسار جزاہم اللہ احسن الجزاء کی دُعا کے ساتھ ان کے اسماء درج کرتا ہے۔ تا احباب جماعت بھی ان کے لئے دُعا فرمائیں۔

۱۔ کلکتہ:۔ مکرم سید نور عالم صاحب نائب امیر جماعت و مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج۔

۲۔ آندھرا:۔ حیدر آباد۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت، مکرم احمد حسین صاحب، مکرم اکبر حسین صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم غلام احمد عزیز خاں صاحب سیکرٹری تحریک جدید، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ۔

سکندر آباد۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری مال، مکرم لطف اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔

چینتہ کنٹہ:۔ مکرم مولوی عبد الحی صاحب سیکرٹری مال و مکرم نصیر احمد صاحب خادم۔

وڈیان:۔ مکرم پاشو میاں صاحب صدر جماعت، مکرم عبد الرشید صاحب سیکرٹری مال۔

جڑچرلہ:۔ مکرم ابراہیم خاں صاحب صدر جماعت

۳۔ بمبئی:۔ مکرم مولوی سمیع محمد فاروق صاحب مبلغ

۴۔ جموں و کشمیر:۔ جموں شہر۔ مکرم بابو محمد یوسف صاحب پنشنر صدر جماعت۔

بھدرواہ:۔ مکرم عبد الرحمٰن خاں صاحب صدر جماعت و سیکرٹری مال و مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ۔

کشمیر:۔ سرینگر۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج۔

اسلام آباد:۔ مکرم سیّد عبد الماجد صاحب سیکرٹری مال۔

آسنور:۔ مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب دانی سیکرٹری مال۔

اونہ گام:۔ مکرم خواجہ غلام محمد صاحب صدر جماعت۔

چک ایمرچھ:۔ مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب قریشی سیکرٹری مال۔

ترک پورہ:۔ مکرم مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال

رشی نگر:۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب آباد مبلغ

شوررت:۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری تحریک جدید۔

ناصر آباد:۔ مکرم غلام نبی صاحب ڈار سیکرٹری مال۔ ہر دو مقامات پر مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب نے مدد کی۔

کوریل:۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل (سابق امیر صوبائی)

ماندوجن:۔ مکرم عبد الغنی صاحب بانڈے سیکرٹری مال۔

میتواڑ:۔ مکرم بابو جلال الدین شاہ صاحب صدر جماعت۔

لونہ مئی:۔ مکرم راجہ یار محمد صاحب سیکرٹری مال۔

ہاری پاری گام:۔ مکرم حکیم ولی محمد صاحب راتھر صدر جماعت و مکرم محمد منور صاحب راتھر سیکرٹری مال۔

یاڑی پورہ:۔ مکرم حکیم غلام محمد صاحب میر صدر جماعت۔

۵۔ کرناٹک:۔ بنگلور:۔ مکرم قریشی عبید اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔

تیماپور:۔ مکرم محمود احمد صاحب ہندرگ صدر جماعت و مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی۔

دیودرگ:۔ مکرم ظفر اللہ صاحب سعیدی معلم وقف جدید۔

ساگر:۔ مکرم عبد الحمید شریف صاحب سیکرٹری مال۔

شموگہ:۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ۔

ہبلی:۔ مکرم حضرت منڈا سگھر صاحب صدر جماعت۔

یادگیر:۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت، مکرم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر، مکرم عبد الحفیظ صاحب گنگوری سیکرٹری مال، مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ۔

خاکسار: عطاء ملک صلاح الدین ایم۔اے وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

تحریکِ جدید کی حقیقت اور اس کے اغراض و مقاصد

از مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر

الٰہی تحریک

تحریکِ جدید کا ننھا روحانی بیج سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مقدس ہاتھوں سے منشائے الٰہی کے ماتحت آج سے تینتالیس سال پہلے بویا گیا۔ جو اب ایک عظیم الشان شجرۂ طیبہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جس کی شاخیں آج اگر افریقہ کے رہنے والوں کو اپنے گھنے اور راحت افزا سایہ دے رہی ہیں۔ تو دوسری جانب یورپ کی سفید فام اقوام ان کی فرحت انگیز سایوں سے محظوظ ہو رہی ہیں۔ تیسری طرف ماریشس۔ کینیڈا امریکہ جزائر اور ایشیائی اقوام اس کے روحانی سائے کو اپنے لئے موجب راحت قرار دے رہے ہیں۔

کیوں نہ ہوتا؟ الٰہی تحریک تھی جو خدا کے نیک بندے کو وقت کی ضرورت کے مطابق القاء ہوئی اور احباب جماعت نے اس پر مخلصانہ لبیک کہا۔ الٰہی قربانیوں کے نتیجہ میں جماعت اکناف عالم میں پھیل رہی ہے۔ اس نمایاں رنگ کی کامیابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

”میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ مَیں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ مَیں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور مَیں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔“

(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۴۲ ۱۹ء)

تحریکِ جدید سے مراد

حضور نے فرمایا کہ:۔

”تحریکِ جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریکِ قدیم ہی ہے۔ ...... اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا۔ کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے۔ اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ ۳۰ اپریل ۴۲ ۱۹ء)

تحریکِ جدید کی حقیقت اور غرض

اس پر جامع صورت میں روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

”تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔“

(الفضل جلد ۲ عدد ۲۸)

حضورؓ نے ۱۶ نومبر ۴۳ ۱۹ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

”تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔“

”چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت، سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اسی لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا۔ جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو۔ اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی نہ ہوں گے۔ اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔“

”پس جہاں تحریک جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی روح پیدا کرنا۔ اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے۔ وہاں تحریک جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لا کر بٹھا دیا جائے۔ تاکہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں۔ اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں ...... جب تک ہر ملک اور علاقہ میں عبد اللطیف (شہیدؓ) پیدا نہیں ہو جاتے اس وقت تک احمدیت کا رعب پیدا نہیں ہو سکتا۔“

تحریک میں شمولیت کی اہمیت

یوں تو تحریک جدید ایک طوعی اور نفلی تحریک ہے تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس میں شرکت کی اہمیت کو واضح فرماتے ہوئے فرمایا:۔

”گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہ ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا ......“

”مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کا[ن] نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جا[ئے] گا“ (خطبہ جمعہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

تحریک کے شیریں ثمرات

اس تحریک کے ذریعہ جو روحانی انق[لاب] رونما ہوا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ [...] کے ہر متمدن ملک میں اس تحریک کی [...] سے اسلام کے تبلیغی مشن کھل چکے [...] مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ اُن علاقوں کی [...] میں اسلام کا لٹریچر ترجمہ ہو کر وہاں کے باشندوں کو اسلام کی خوبیوں۔ پاک م[...] صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند اور اعلیٰ شان اُ[...] واضح کی جا رہی ہے۔ مجاہدین اسلا[م] مبلغین احمدیت اس مشن کو لے کر اکن[اف] عالم میں پھیل گئے اور خدا کے فضل [...] اس کی مجاہدانہ مساعی کے نتیجہ میں لاکھ[وں] عیسائی اور بد مذاہب اسلام میں د[اخل] ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [کے] عاشق و شیدا بنے ہیں اور بنتے جا رہے [ہیں]

تحریکِ جدید اور جماعت کا فرض

تحریک جدید کے اس نظام کو ہر قسم [کی] قربانیوں سے مضبوط سے مضبوط تر ا[ور] مستحکم سے مستحکم تر بناتے جانا ہمارا [فرض] ہے۔ کیا بلحاظ مالی قربانیوں کے کیا بلحا[ظ] جانی قربانیوں کے غرض تبھی ہم غلبۂ اسلا[م] کی اس مہم کو سر کر سکتے ہیں۔

جماعت کا فرض:۔ سیدنا حضرت مصل[ح موعودؓ] نے مشاورت ۱۹۳۸ء میں جماعت کو اس فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاج نبوت پر چلنے کے وہ کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔“

چھیالیسویں سال کا آغاز

۳۱ اکتوبر کو تحریکِ جدید کا سال ختم ہو[ا] یکم نومبر سے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ بڑ[ے] ہی خوش قسمت ہیں وہ دوست جنہوں نے گزشت[ہ] سال کے دوران اپنے وعدے پورے کئے۔ اور عند اللہ عظیم ثواب کے مستحق قرار پائے لیکن جو مجبوریوں کے باعث اپنے وعدے پورے نہیں [کر] سکے۔ وہ اپنی محرومی پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کر کے اسکی توفیق طلب کریں۔ اور عزم و ہمت سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قائم کردہ دین کے ناصرین کو وہ توفیق عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بڑھ چڑھ کر اس الٰہی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا کرے آمی[ن]

مسیحی مناد جناب ڈاکٹر بلی گراہم کو رُوحانی دعوت!

از جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

امریکہ کے مشہور مسیحی مناد جناب ڈاکٹر بلی گراہم اِن دنوں بھارت تشریف لا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل ایک کتابچہ اُردو، انگریزی اور تامل زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو مطالعہ کرنے کے بعد جو جماعتیں اور احباب یہ کتابچہ تبلیغی اغراض کے لئے طلب فرمانا چاہیں تو دفتر دعوۃ و تبلیغ سے رجوع کریں۔

(ایڈیٹر)

ڈاکٹر بلی گراہم امریکہ کے مشہور بلکہ شہرۂ آفاق عیسائی مناد ہیں۔ جو دنیا کے تقریباً تمام ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ BAPTIST فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پُر زور تقریر کرنے والے مقرر ہیں۔ اور شعلہ نوا خطیب —— جہاں کہیں جاتے ہیں کئی کئی ماہ پہلے سے ان کی تقریروں کے لئے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ اور جلسوں میں شمولیت کرنے والے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سامعین شامل ہوتے ہیں اپنی شعلہ نوائی اور پُر اثر تقریروں اور جاذب شخصیت کی بناء پر عیسائی دنیا میں انہیں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات مذہبی امور کے علاوہ سوشل اور سیاسی معاملات میں بھی بین الاقوامی سطح پر ان سے امریکن حکومت نے کام لئے ہیں۔

افریقہ میں جب آزادی کی رَو نے افریقن باشندوں کو بیدار کیا۔ اور آزادی سے وہ ہمکنار ہوئے اور ایک ملک کے بعد دوسرا ملک خود مختاری کی شاہ راہ پر گامزن ہونے لگا۔ اور افریقہ کے باشندوں کو آزادی سے سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ ملا تو عیسائی دنیا کو بالعموم اور یورپ اور امریکہ کی عیسائی حکومتوں کو بالخصوص یہ فکر لاحق ہوا کہ وہ ممالک جو ان کے زیرِ اقتدار تھے کہیں آہستہ آہستہ ان کی حکومت کے سیاسی شکنجہ سے آزاد ہونے کے باعث عیسائیت سے بھی آزاد نہ ہو جائیں اور قوم پرستی کے پُر زور جذبہ کے باعث اور اس شبہ کو زائل کرنے کے لئے کہ سفید فام مشنری نوآبادیاتی نظام کے دراصل ایجنٹ ہیں۔ مذکورہ بالا بڑی حکومتوں کے اشارہ پر ڈاکٹر بلی گراہم کے لئے افریقہ کے دورہ کا پروگرام تیار کیا گیا۔ اوّلاً یہ پروگرام ۱۹۵۵ء میں تجویز کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں ۱۹۶۰ء میں اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انتظامات کئے گئے اس دورہ کے پسِ منظر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امریکہ کے مشہور رسالہ "نیوز ویک" نے لکھا:۔

"بلی گراہم افریقہ کے نو ممالک کے دورہ کے دوران میں چوبیس مواقع پر پبلک سے خطاب کرے گا اور تبلیغ کی باقی ذمہ داریاں اس کے چھ ہم سفر مناد سرانجام دیں گے۔ بایں ہمہ حالات کا مقابلہ بلی گراہم کے لئے آسان نہ ہوگا۔ افریقن باشندوں میں قوم پرستی کی مجنونانہ لہر کے پیش نظر اور اس شبہ کو زائل کرنے کے لئے کہ سفید فام مشنری نوآبادیاتی نظام کے ایجنٹ ہیں۔ بلی گراہم کو اپنا زیادہ وقت چرچ کے وطنی سربراہوں کے درمیان صرف کرنا ہوگا۔ اور صلیبی معرکوں کو انتظامی کمیٹیاں افریقن باشندوں کی نگرانی کے ماتحت کام کریں گی"۔

(نیوز ویک —— ۱۸ جنوری ۱۹۶۰ء)

افریقہ کے اخبارات میں ان کے دورہ کی خبریں لگاتار شائع ہو رہی تھیں۔ ان تقریروں میں جو مختلف افریقن ممالک میں اپنے دورہ کے دوران کر رہے تھے کہیں کہیں اور کبھی کبھی وہ اپنی تقریروں میں اسلام کے خلاف بھی کچھ نہ کچھ کہہ جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے افریقہ کے مسلم حلقوں میں بھی بے چینی پیدا ہو رہی تھی۔ اُن دنوں مغربی افریقہ میں نائیجیریا میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے رئیس التبلیغ کا کام کر رہے تھے اور مشرقی افریقہ میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب تبلیغِ اسلام کی مہم کی نگرانی میں مصروف تھے۔

فروری ۱۹۶۰ء کے پہلے ہفتہ میں ڈاکٹر بلی گراہم کی لیگوس (نائیجیریا) میں آمد پر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے ان کو عیسائی عقائد پر مناظرہ کے لئے دعوت دی مگر ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ ادھر مشرقی افریقہ کے اخبارات سے بھی ڈاکٹر بلی گراہم کے متعلق اطلاعات مل رہی تھیں۔ اور نیروبی میں ایک عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کی تیاریاں بڑے زور شور سے کی جا رہی تھیں۔ بڑے بڑے اخبارات کے پورے کے پورے صفحات میں ڈاکٹر بلی گراہم کی میٹنگ اور تقریروں کے متعلق بڑے مؤثر انداز میں اعلانات شائع ہو رہے تھے مارچ ۱۹۶۰ء کا پہلا ہفتہ تھا۔ جب ڈاکٹر بلی گراہم کی نیروبی میں آمد متوقع تھی اس موقع پر دُعاؤں کے نتیجہ میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے دل میں بڑے زور سے تحریک ہوئی کہ ڈاکٹر بلی گراہم کے نیروبی آنے پر انہیں رُوحانی دعوت دی جائے اور اسلام و عیسائیت کے متعلق افریقہ کے باشندوں کی سوچ کے لئے ایسے رُوحانی مقابلہ کا انتظام کیا جائے کہ وہ فیصلہ کر سکیں کہ کونسا مذہب اس وقت حق و صداقت کا علمبردار ہے اور خدائے واحد و یگانہ سے وصال کی کس مذہب میں طاقت ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کا ایک خادم اور احمدیت کا ایک سپاہی ہونے کی حیثیت سے اس رُوحانی مقابلہ کے لئے ڈاکٹر بلی گراہم کو دعوت دی۔ مگر ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس دعوت کو بھی قبول نہ کیا۔

اس جگہ یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جنوری ۱۹۶۰ء کے آخر میں، جب بلی گراہم لائبیریا میں آئے تو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر و مشنری انچارج احمدیہ مُسلم مشن مغربی افریقہ نے بہت کوشش کی کہ وہ پبلک گفتگو پر راضی ہو جائیں مگر ڈاکٹر گراہم اس کے لئے تیار نہ ہوئے

ڈاکٹر گراہم کا یہ انکار اور مقابلے پر آنے سے عجز کا اظہار اسلام کی ایک شاندار فتح پر دلالت کرتا ہے جو جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے برّاعظم افریقہ میں ظاہر فرمائی فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اب اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر بلی گراہم ماہ دسمبر ۱۹۷۷ء میں ہندوستان کے مشہور شہروں مدراس۔ کلکتہ اور کوٹایم (کیرالہ) میں تبلیغی دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان مناسب سمجھتی ہے کہ افادۂ عام کے لئے اس مذہبی چیلنج اور رُوحانی دعوت کو شائع کر دیا جائے جو ۱۹۶۰ء میں جماعتِ احمدیہ کے تین مبلغینِ کرام نے دی تھی۔ اور جس دعوت کو ڈاکٹر صاحب موصوف نے قبول نہیں کیا۔ اب ڈاکٹر گراہم ہمارے ملک میں آ رہے ہیں جہاں سے جماعتِ احمدیہ کے بانی علیہ السلام نے اپنی آواز بلند کی تھی اس لئے میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو خوش آمدید کہتے ہوئے۔ یقین دلاتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ایسی دعوت اب بھی قائم ہے اُمید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے زیرِ اثر افراد ہماری اس دعوت پر سنجیدگی سے غور و فکر فرمائیں گے

خاکسار: شریف احمد امینی
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان ۲۵/۱۰

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا خط

نیروبی
۳ مارچ ۱۹۶۰ء

ڈیر ڈاکٹر گراہم

"میں احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ کی حیثیت سے نیروبی میں آپ کی آمد پر بڑی مسرت اور گرمجوشی کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ عیسائیت کی تبلیغ کو اپنا مطمحِ نظر قرار دینے میں آپ نے جس رُوح اور جذبہ کا اظہار کیا ہے وہ واقعی قابلِ قدر ہے اور میں آپ کے اِس جذبے کو اور رُوح کو سراہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ جس مقصد کے تحت آپ نے یہاں تشریف لانے کی زحمت اُٹھائی ہے اس کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے میرے لئے یہ

اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ میں آپ کو اسلام کی طرف دعوت دوں۔ اور اسلام کی بے نظیر تعلیم کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔

بلاشبہ آپ بخوبی واقف ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ انجیل کے بیان کے مطابق یسوع مسیح کا اپنا فرمان یہ ہے کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے"۔ (لوقا ۷: ۴۴) اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی (متی ۱۷: ۲۰)

پھر یہ بھی اس کا فرمان ہے کہ "یقین رکھتے ہوئے جو کچھ تم اس سے مانگو گے وہ سب کچھ تم کو دیا جائے گا"۔ (متی ۲۱: ۲۲)

حضرت مسیح کے یہ اقوال ایک ایسے معیار کی حیثیت رکھتے ہیں جس کی مدد سے کسی مذہب کی صداقت کو بآسانی پرکھا جا سکتا ہے۔ اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ اس معیار مذاہب کی صداقت کو پرکھنے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی موقع ہوگا۔ جبکہ آپ مشرقی افریقہ کے لوگوں کی بھلائی کی خاطر خود یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے بڑے بڑے شاندار مقالے رقم فرمائے ہیں اور مروجہ عیسائیت کی تائید میں بڑی زور دار اور گرما گرم تقاریر کی ہیں لیکن اگر خود یسوع مسیح کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق آپ کے اپنے مذاہب کی صداقت عملاً دنیا پر ظاہر ہونے کی صورت نکل آئے، تو یہ بات آپ کی ان تمام مساعی پر جو اب تک آپ کر رہے ہیں، سبقت لے جائے گی۔

۳۔ اس کے بالمقابل میرا دعویٰ یہ ہے کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف اسلام ہی وہ ایک زندہ مذہب ہے جس پر عمل کر کے لوگ نجات یافتہ قرار پا سکتے ہیں۔۔ اور یہ کہ مروجہ عیسائیت آسمانی تائید و نصرت اور الہامات کی حقیقی رہنمائی کے وصف سے یکسر بے بہرہ ہے۔ لہٰذا میں عوام کی بھلائی کی خاطر پوری عاجزی اور اخلاق کے ساتھ آپ کو ایک ایسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہوں جس کے ذریعہ سے ہم اپنے اپنے مذہب کو آشکارا کر سکتے ہیں۔

مقابلے کا ایک طریق یہ ہے کہ تیس ایسے مریض لے لئے جائیں جو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کینیا کے ڈائرکٹر صاحب کے نزدیک لاعلاج ہوں! ان تیس مریضوں میں سے دس یورپین دس ایشیائی اور دس افریقن ہوں انہیں قرعہ کے ذریعہ میرے اور آپ کے درمیان مساوی تعداد میں بانٹ دیا جائے۔ پھر دونوں مذاہب کے پیروؤں میں سے چھ چھ آدمی ہمارے ساتھ اور آ شامل ہوں اور ہم اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مریضوں کی صحت یابی کیلئے خدا کے حضور دعا کریں۔ تا کہ اس امر کا فیصلہ ہو سکے کہ کس کو خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اور کس پر آسمان کے دروازے بند ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ تجویز قبول کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ عین ان اصولوں کے مطابق ہے جو یسوع مسیح نے خود بیان فرمائے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے اس تجویز کو قبول کرنے سے انکار کیا تو دنیا پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جائے گی کہ صرف اور صرف اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جو خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے"۔

آپ کا مخلص (دستخط) شیخ مبارک احمد
رئیس التبلیغ احمدیہ مسلم مشن افریقہ (نیروبی)

اگرچہ ڈاکٹر گراہم نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن جب وہاں کے اخبارات میں اس چیلنج کا خوب چرچا ہوا۔ اور اخبارات نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کا فوٹو شائع کر کے ان کے چیلنج کو اہمیت دی تو ایک شخص نے اس چیلنج سے متاثر ہو کر ڈاکٹر گراہم کے ایک پبلک لیکچر کے بعد ان سے یہ سوال کیا کہ آپ مولانا مبارک احمد صاحب کے چیلنج کا جواب کیوں نہیں دیتے سائل کے اس سوال کا جو جواب ڈاکٹر گراہم نے دیا اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "دی سنڈے پوسٹ" لکھتا ہے:۔

"جلسے کے اختتام پر ایک ایشیائی ڈاکٹر گراہم کے پاس آیا اور اس نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کوئی ایسی مجلس بھی منعقد کریں گے جس میں مریضوں کو چنگا کرنے کا انتظام کیا جائے"۔

ڈاکٹر گراہم کا جواب

ڈاکٹر گراہم نے جواب دیا۔ "میرا منصب وعظ کرنا ہے چنگا کرنا نہیں۔ میں صرف وعظ کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ خدا کی مرضی پوری ہو"۔

قبل ازیں شیخ مبارک احمد نے دعویٰ کیا تھا کہ "اگر ڈاکٹر گراہم نے چیلنج قبول کرنے سے انکار کیا تو اس سے دنیا پر یہ ثابت ہو جائے گا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو بندے کا خدا سے تعلق قائم کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے"۔

"شیخ مبارک احمد نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ انہوں نے خود ذاتی طور پر دعا کے ذریعہ لوگوں کا علاج کیا ہے اور وہ شفایاب ہوئے ہیں"۔

("دی سنڈے پوسٹ نیروبی ۶ مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ ۳۶)

روزنامہ "آرگوس" جنوبی افریقہ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۰ء نے لکھا:۔

بلی گراہم کے احاطۂ امکان سے باہر!

امریکی ایونجلسٹ (EVANGELIST) کا اسلامی چیلنج منظور کرنے سے انکار

نیروبی بروز ہفتہ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۰ء

امریکی ایونجلسٹ بلی گراہم نے جو مشرقی افریقہ کا دورہ کر رہا ہے کینیا کے ایک مسلم روحانی آدمی کا دونوں مذاہب (اسلام اور عیسائیت) میں مقابلہ کا چیلنج منظور نہیں کیا۔

جب ڈاکٹر گراہم اپنے روانڈا (RYANDA) اور ارونڈی (URUNADI) کے سفر سے نیروبی واپس آیا تو اسے مولانا شیخ مبارک احمد (صاحب) احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ کا ایک مکتوب دیا گیا۔

یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ صرف اسلام ہی دنیا میں زندہ مذہب ہے جس کے ذریعہ انسان نجات حاصل کرتا ہے۔

اور کہ عیسائیت میں کوئی آسمانی برکت یا رہنمائی انسان کے لئے نہیں مکتوب میں لکھا تھا۔ "میں آپ کو کمال عاجزی اور خلوص سے انجان عوام کے استفادہ کے لئے ایک ایسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہوں جس کے ذریعہ سے ہم دونوں اپنے اپنے دعووں کی صداقت واضح کر سکتے ہیں

لاعلاج مریض

مکتوب میں درج تھا۔ "کہ ایک طریق ایسا کرنے کا یہ بھی ہے کہ تیس ایسے مریض لے لئے جائیں جن کو کینیا کے ڈائرکٹر میڈیکل سروسز لاعلاج قرار دیں۔ ان میں دس یورپین۔ دس ایشین اور دس افریقن ہوں ......"

"پھر ہم اپنے ساتھ اپنے اپنے دین کے چھ چھ آدمیوں کو دعا میں شامل کریں جو خدا تعالیٰ سے اپنے حصہ کے مریضوں کی صحت یابی کے لئے دعا کریں تاکہ یہ فیصلہ ہو سکے کہ کس فریق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم شامل ہے اور کس پر اس کا دروازہ بند رہتا ہے۔

جواب

"مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ تجویز منظور کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ عین (حضرت) عیسیٰ کے اصول کے مطابق ہے۔ لیکن اگر آپ نے اس سے انکار کر دیا تو دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ اسلام ہی ایسا دین ہے جو انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق استوار کر سکتا ہے"۔

ڈاکٹر بلی گراہم نے جواب دیا کہ

"ایسے مقابلے کرنا ان کا کام نہیں"

(نامہ نگار آرگوس وسایا۔ اے پی)

ڈاکٹر بلی گراہم مغربی افریقہ میں

اسی طرح فروری ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر بلی گراہم نائیجیریا پہنچے تاکہ وہاں کے باشندوں کو الوہیت مسیح ناصری کی تبلیغ کر سکیں تو اس موقعہ پر ہمارے مبلغ مولانا نسیم سیفی صاحب نے ان کو چیلنج دیا کہ وہ اس اہم مسئلہ پر ان سے پبلک میں مناظرہ کر لیں۔

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے امریکن رسالہ "لائف" (LIFE) نے بدیں الفاظ تبصرہ کیا کہ:۔

"نائیجیریا میں عیسائی پادری بلی گراہم کا مقابلہ مسلمانوں کی طرف سے زوروں پر ہے"۔

اور دوسرے امریکن رسالہ ٹائم "TIME" نے لکھا کہ:۔

"ڈاکٹر گراہم کی مجالس کے دوران مسلمانوں کی طرف سے پمفلٹ تقسیم کئے گئے جو پانچ نکات پر مشتمل تھے۔

(۱) مسیح خدا کے بیٹے نہیں۔ (۲) وہ صلیب پر نہیں مرے۔
(۳) مر کر دوبارہ زندہ نہیں ہوئے (۴) آسمان پر نہیں گئے۔

(۵) اور نہ اب دوبارہ آئیں گے۔"

جیک مینڈل سون (JACK MENDELSOHN) اپنی کتاب GOD ALLAH AND JUJU RELIGION IN AFRICA TODAY, 1962ء میں نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے:-

"لیگوس میں بھی بلی گراہم کو ایک مشہور مسلمان عالم کی طرف سے دعوتِ مناظرہ دی گئی مگر ڈاکٹر گراہم نے اپنی مقررہ پالیسی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ اس پر عام تبصرہ یہ تھا کہ اگر ڈاکٹر گراہم مسلمانوں کے مذہب پر تنقیدانہ حملہ کرنا چاہتے ہیں جس کا ان کو حق حاصل ہے۔ تو ان کو اپنے خیالات کے بارہ میں پبلک میں مناظرہ کرنے کے لئے ہمت و جرأت کرنی چاہیئے۔" (ص۲۴)

"یہ دیکھنے کے لئے کہ نائیجیرین لوگوں کے لئے اسلام کتنا سادہ اور قابلِ قبول اور قابلِ عمل مذہب ہے ہمیں مولانا نسیم سیفی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے حسنِ اتفاق سے ڈاکٹر بلی گراہم کو لیگوس میں مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔" (ص۹۶)

ڈاکٹر بلی گراہم کی لائبیریا میں آمد

یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جنوری ۱۹۶۰ء کے آخر میں بلی گراہم لائبیریا آئے تو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر و انچارج احمدیہ مسلم مشن نے بہت کوشش کی کہ وہ پبلک گفتگو پر راضی ہو جائیں۔ مگر بے سود۔ مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"۲۵ر جنوری کو ان کی (ڈاکٹر گراہم) لائبیریا سے ہوائی روانگی کے وقت میں بھی اتفاقاً قصرِ جمہوریت کے قریب ہی پوسٹ آفس میں موجود تھا میں نے ان سے اس وقت وہاں پہنچ کر پوچھا کہ میری چٹھی اور مذہب اسلام پر ہمارا لٹریچر جو آپ کو پیش کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ جس پر آپ نے صرف اتنا کہا کہ "جو کام تم افریقہ میں کر رہے ہو کاش مجھے بھی تمہاری طرح بطور مشنری یہاں باقاعدہ یہ کام کرنے کی توفیق ملے۔ مجھے تم پر رشک آتا ہے۔ ہاں آپ کی چٹھی پڑھنے کی ابھی توفیق نہیں ملی جہاز میں پڑھوں گا۔" اس کے بعد آج تک خاموشی ہے۔ جس کا مطلب ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔" (تفصیلی مضامین کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۵ر جولائی ۱۹۶۰ء)

ڈاکٹر بلی گراہم کے اس دورہ کے بارہ میں روزنامہ نوائے وقت لاہور (۱۷ر اپریل ۱۹۶۰ء) لکھتا ہے:-

"حال ہی میں امریکہ کے مشہور و معروف پادری بلی گراہم نے افریقہ کا دورہ کیا۔ گزشتہ ہفتہ انہوں نے صدر آئزن ہاور سے وائٹ ہاؤس میں چالیس منٹ کے لئے تبادلۂ خیالات کیا۔ اور صدر آئزن ہاور کو یہ مشورہ دیا کہ نائیجیریا کا دورہ کریں۔ انہوں نے رپورٹروں کو بتایا کہ مسلمان مشنری مشرقی افریقہ میں جب سات حبشیوں کو مسلمان بناتے ہیں، تو عیسائی مشنری کہیں مشکل سے تین حبشیوں کو عیسائی بناتے ہیں۔"

آگے چل کر جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"افریقہ میں اگر کوئی پاکستانی مذہبی مشنری کام کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی پندرہ فیصد ہے۔ جس میں ایسٹ افریقن ٹائمز کے بیان کے مطابق دس لاکھ افریقی لوگ احمدی ہیں۔ برٹش مشرقی افریقہ میں تقریباً دس لاکھ افریقی مسلمان ہو چکے ہیں جن میں غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ نیروبی میں تو خیر احمدیوں نے ایک بہت بڑا مذہبی تبلیغی مرکز قائم کر رکھا ہے جو روزانہ انگریزی اخبار بھی شائع کرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ تعلیم کے لئے اس سنٹر نے کالج وغیرہ بھی قائم کر رکھے ہیں۔ بلی گراہم جب اپنے حالیہ دورے میں نیروبی گئے تو اسلام کی طرف سے اگر کسی جماعت نے انہیں مباحثہ کی دعوت دی تو وہ جماعت احمدیہ تھی۔"

(نمائندہ خصوصی نوائے وقت متعین امریکہ مسٹر حفیظ ملک)

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

امریکہ سے شائع ہونے والے ایک باتصویر رسالہ "لائف" میں جو لاکھوں کی تعداد میں چھپتا ہے، افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ہمارے مبلغین اور مشنریوں کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اس آرٹیکل میں مضمون نگار رقمطراز ہے:-

"(افریقہ میں) اب تک مسلمانوں کی کوئی منظم تبلیغی جماعت نہ تھی.... مگر آج ایسے آثار پائے جاتے ہیں کہ ایک جماعت عیسائی مشنوں کی طرز پر اپنے کام سے لوگوں کو متاثر کر رہی ہے۔ اور بعض فرقے مذہبی جذبہ و جوش کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان سب میں اہم احمدیہ جماعت ہے۔ جس کا مرکز پاکستان ہے اور جس کے تبلیغی مشن یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ اور مشرق بعید کے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان صفحات میں تصویروں سے اُن کی افریقہ میں تبلیغی مساعی پر روشنی پڑتی ہے۔ جہاں حبشیوں کو اسلام کی اخوّتِ عامہ کی تعلیم زبردست طور پر کشش کر رہی ہے۔

بعض علاقوں میں جہاں آجکل عیسائی مشنری اور مسلمان مبلغ ایک دوسرے کے بالمقابل اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں، حالت یہ ہے عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلے میں دس حبشی اسلام قبول کرتے ہیں۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ مغربی افریقہ میں اب اسلام کو واضح طور پر حبشیوں کا مذہب قرار دیا جاتا ہے۔ جب کہ عیسائیت وہاں صرف سفید فام لوگوں کا مذہب بن کر رہ گئی ہے۔"

(لائف ۹ر ماہ مئی ۱۹۵۷ء
لائف ۸ر اگست ۱۹۵۵ء)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ جماعت احمدیہ کی پیشگوئی!

الف

حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے..... اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب)

ب

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی ..... یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو

کہ اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵ - ۶۶)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ امام جماعت احمدیہ کا عیسائی دنیا کو چیلنج

"دنیا کا کوئی علم نہیں، جو اسلام کے خلاف آواز اُٹھاتا ہو اور اس کا جواب خدا تعالیٰ نے مجھے قرآن مجید سے ہی نہ سمجھا دیا ہو .... دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے مخالفت میں خواہ کتنی ہی بڑھ جائے۔ یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے۔ ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن مجید کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی۔ اور دنیا اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی اور باوجود اس کے کہ دنیا کی حالت اس وقت قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی۔ ایسی طرح کہ پھر اس کی جڑوں کا ہلانا انسان کے لئے ناممکن ہو جائے گا"....

...."میں .... دنیا کے تمام مذاہب کے راستی پسند لوگوں سے کہتا ہوں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ قرآن کریم بھی ہر زمانے میں پھل دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اپنا تازہ الہام نازل کرتا ہے اور اس کے ہاتھ پر اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ پس کیوں نہ علمی غور اور فکر کے علاوہ اس مشاہدہ کے ذریعہ صداقت معلوم کر لی جائے۔ اگر مسیحی، پوپ یا اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والا تازہ کلام پیش کریں، جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو تو دنیا کو سچائی کے معلوم کرنے میں کس قدر سہولت ہو جائے گی۔ وہ پوپ اور پادری جو مسیحؑ کی صلح کل پالیسی کو ترک کر کے عیسائی فضا کو صلیبی جنگوں پر اکساتے رہتے ہیں کیا وہ آج اس روحانی جنگ کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے۔ کاش وہ اس کے لئے تیار ہو جائیں یا ان کے اتباع انہیں اس کے لئے آمادہ کریں۔ تو دنیا ایک لمبے روحانی مرض سے جلد نجات حاصل کر سکے اور خدا تعالیٰ کا جلال اور اس کی قدرت خارق عادت طور پر ظاہر ہو کر لوگوں کے ایمان اور روحانی اصلاح کا موجب ہوں"۔

(دیباچہ تفسیر القرآن (اردو) صفحہ ۴۹۹ تا ۵۰۲)

جورج برنارڈ شا اور اسلام

موجودہ صدی کے عالمی شہرت رکھنے والے مصنف جورج برنارڈ شا (GEORGE BERNARD SHAW) لکھتے ہیں:-

"مجھے یقین ہے کہ ساری برطانوی سلطنت ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام اس صدی کے اختتام پر قبول کرلے گی۔ میں نے محمدؐ کے دین کو ہمیشہ ہی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانۂ حیات کے مقابل پر ایسی اہلیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے۔ دنیا کو میرے جیسے بڑے آدمیوں کی پیشگوئیوں کو یقیناً بڑی وقعت دینی چاہیئے اور میں نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ محمدؐ کا دین جیسا کہ آجکل یورپ میں قبول کیا جا رہا ہے ویسا ہی کل بھی قبول کیا جائے گا۔ قرونِ وسطیٰ کے پادریوں نے یا تو جہالت کی وجہ سے یا تعصب کی بناء پر محمدؐ کے دین کی نہایت تاریک تصویر کھینچی ہے فی الحقیقت انہیں محمدؐ اور اس کے مذہب سے نفرت کرنے کی ٹریننگ دی گئی تھی۔ ان کے نزدیک محمد صلعم یسوع کا دشمن تھا۔ لیکن میں نے اس عظیم الشان شخصیت کا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں وہ نہ صرف یہ کہ دشمن مسیح نہ تھے بلکہ وہ انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر موجودہ زمانہ میں محمدؐ جیسا انسان دنیا کا ڈکٹیٹر یا آمر بن جائے تو وہ ہمارے

قادیان اور ربوہ کا جلسہ سالانہ

قادیان میں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء اور ربوہ میں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہو رہا ہے جن دوستوں کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ اور پاکستان جانے کا ویزہ موجود ہو وہ قادیان کے جلسہ سالانہ کے بعد ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بسہولت شرکت کر سکتے ہیں ایک ہی سفر میں دونوں مراکز کی برکتوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ باقاعدہ طور پر پاسپورٹ اور ویزہ کے بغیر ربوہ کا سفر کسی کے لئے ہرگز ممکن نہیں۔ نیز پاسپورٹ اور ویزہ کے لئے ہر شخص خود کوشش کرے۔ قادیان میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ بعض دوست اپنی ناواقفیت کی وجہ سے مرکز میں ان دونوں باتوں کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ انہیں یہ بات خاص طور پر نوٹ کر لینی چاہیئے۔ تاکہ کسی طرح کی غلط فہمی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی نیک خواہشات کو پورا کرے اور حافظ و ناصر ہو آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار قادیان

☆ — محترم چوہدری محمد عثمان صاحب کینیڈا سے مورخہ ۱۸/۱۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۹/۱۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ چند روز قبل ان کی والدہ محترمہ کی نعش کینیڈا سے قادیان آئی تھی جس کی تفصیل اخبار میں اس سے قبل شائع ہو چکی ہے۔

☆ — مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش چند روز سے معدے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بھوبنیشور کی پارلیمنٹ آف ورلڈ ریلیجنس کانفرنس

بھوبنیشور (اڑیسہ) میں پارلیمنٹ آف ورلڈ ریلیجنس کانفرنس ۱۱؍ ستمبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہوئی تھی۔ جس کی رپورٹ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کٹک کی طرف سے موصول ہونے پر اخبار بدر کے ۳؍ نومبر ۱۹۷۷ء کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم سید منظور احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بھوبنیشور کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ اس تبلیغی موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے انہوں نے اور مکرم منیر احمد صاحب اور عزیزان نسیم۔ مجیب۔ انور و داؤد سلمہم اللہ تعالیٰ نے بھی مبلغ سلسلہ سے ہر قسم کا تعاون کیا۔ ابتدائی کارروائی تو سب مکرم سید منظور احمد صاحب نے ہی فرمائی تھی۔ جس کے لئے نظارت ان کی ممنون ہے۔ فجزاھم اللہ خیرا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دعا: میری بڑی ہمشیرہ بشریٰ بیگم صاحبہ جو فلیچر لیشہ اردو گرلز ہائی اسکول عثمان آباد میں اسسٹنٹ ٹیچر ہیں انہوں نے اردو ایم اے (اردو لٹریچر) سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے اس خوشی میں ۱۵ روپے اعانت بدر ۱۵ روپے درویش فنڈ اور ۱۵ روپے شادی فنڈ میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار: عبد النعیم۔ عثمان آباد

مسائل زمانہ کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور امن حاصل ہو جائے گا۔ اب یورپ محمدؐ کے مذہب کے اصولوں کو سمجھنے لگا ہے اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات کو اور زیادہ تسلیم کرے گا کہ اسلام کے اصول اس کی الجھنوں کو دور کر سکتے ہیں۔ میری پیشگوئی کو ان حقائق کے ماتحت سمجھنا چاہیئے۔ موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام کو اختیار کر چکے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے"۔

(ON GETTING MARRIED)

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات

(بقیہ صفحہ اوّل)

آپ کا فرض ہے کہ آپ ایک طرف تو اپنے آپ کو لاشئے محض سمجھیں اور دوسری طرف یہ اعلان کر دیں کہ ہمارا خدا بہت قدرتوں والا ہے۔ ہمیں محسن خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عشق و پیار ہے اس کا افاضۂ روحانی حد ولیت سے بہت بالا ہے اور قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ ہے آپ کا مقام اور یہ ہیں آپ کی ذمہ داریاں! ان ذمہ داریوں کو ہم دعاؤں کے ساتھ ہی پورا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے خدام کے امسال کے اس اجتماع کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں اور ذکر الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اجتماع قرار دیا ہے۔ ہم اپنی کوشش سے دنیا کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نہیں جیت سکتے جب تک کہ آسمان کے فرشتے ہماری مدد نہ کریں مگر ان فرشتوں کی مدد حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ آنے والی ہر نسل بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور پھر اس کے مطابق قربانیاں پیش کرے۔ ہمیں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے نہ صرف اپنے لئے بلکہ ان کے لئے بھی جو آپ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ہمیں ہر شخص کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے دعائیں اور کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اپنے مقام کی عظمت کو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کیلئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پڑھنا بھی از حد ضروری ہے۔ آپؑ کی تصنیفات قرآن کریم کی ہی تفسیر یا احادیث نبوی کی شرح پر ہی مشتمل ہیں کیونکہ اب قرآن کریم قیامت تک کے زمانہ کے لئے آخری اور مکمل ہدایت ہے اور کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو اس میں سے کچھ نکال سکے یا اس میں کچھ زائد کر سکے۔ حتیٰ کہ اس کا کوئی ایک نقطہ یا شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا مگر اس میں جو کچھ بتایا گیا ہے اسے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ اسے بھی جتنی دفعہ پڑھا جائے وہ کم ہے اور ہر دفعہ اس میں نئے معانی اور نئے معارف قرآنی نظر آتے ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا پس خدام اپنے مقام کی اہمیت کو سمجھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور پھر دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں بھی اور مجھے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور حقیقی خادم بنائے تاکہ مہدی موعود کی جماعت کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو اور ساری دنیا اُمّتِ واحدہ بن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ چار بجکر ۱۸ منٹ پر حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب ختم ہوا جس کے بعد اجتماع کی بقیہ کارروائی جاری رہی۔

حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کا ملخص

ساڑھے تین بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز اختتامی خطاب شروع فرمایا جب کہ وسیع و عریض پنڈال خدام، اطفال اور انصار و احباب سے پُر ہو چکا تھا۔ حضور کے ارشادات کا نہایت مختصر خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے سب سے پہلے تو اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ اس سہ روزہ سالانہ اجتماع میں تین سال کا وقفہ ہو جانے کی وجہ سے اور کچھ مرکزی منتظمین کی سستی کی وجہ سے امسال اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد نسبتاً کم رہی ہے۔ ۷۳ء کے آخری اجتماع میں ۷۰۵ مجالس شامل ہوئی تھیں جبکہ امسال ان کی تعداد ۴۹۳ ہے۔ حضور نے فرمایا آئندہ سال ایسے نہیں ہونا چاہیئے ہمارا ہر قدم بہر حال آگے بڑھنا چاہیئے۔

پھر حضور نے چندہ وقف جدید کا جو حصّہ اطفال و ناصرات کے ذمہ لگایا گیا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی وصولی میں بھی خاص کمی ہے۔ چونکہ اطفال سے چندہ لینے کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ڈالی گئی ہے اس لئے انہیں اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

عظیم روحانی انقلابی دَور کے دو بنیادی مطالبے

اس کے بعد حضور نے فرمایا جیسا کہ میں نے جمعہ کے دن اپنے بھائیوں اور بچوں کو بتایا تھا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بپا کردہ عظیم روحانی انقلاب زمانہ کے لحاظ سے اپنے دوسرے دَور میں عروج کی ان منزلوں میں داخل ہو چکا ہے جن کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی اور جن کا ذکر قرآن کریم نے لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ کے الفاظ میں کیا ہے۔ علی الدین کلہ کے معنے صرف تمام مذاہب پر اسلام کے غلبہ کے نہیں ہیں بلکہ وہ تمام ازم بھی اس میں شامل ہیں جو انسانی دماغ نے مذہب کے قائمقام کے طور پر معاشرہ اور تمدنی اصولوں کی صورت میں موجودہ زمانہ میں بنائے ہیں۔ مثلاً اشتراکیت وغیرہ۔

ان تمام ازموں پر اس دَور میں اسلام نے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ رسول کریمؐ کی بشارت کے مطابق اس مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مقدر ہے جبکہ تمام دنیا نے اُمّتِ واحدہ بن کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے۔ گویا آج سے چودہ سَو سال پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو عظیم روحانی انقلاب بپا ہوا تھا اس کی حرکت اب اپنے آخری عروجی دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس دَور کے یہ دو بنیادی مطالبے ہیں۔ (۱) ہماری صفوں میں ہر لحاظ سے کامل اور پختہ اتحاد قائم رہے ایسا اتحاد جس میں کسی قسم کا کوئی رخنہ نہ ہو۔ (۲) اس دَور میں غلبۂ اسلام کے لئے جو منصوبے اور تدابیر بھی اختیار کی جائیں ان میں بھی کامل اتحاد اور یک جہتی ہونی چاہیئے۔ چونکہ دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ایک بہت عظیم کام ہے اور یہ خیر و شر کا آخری معرکہ ہے اس لئے عقلاً اسے روکنے کے لئے شیطان بھی اپنا آخری زور لگائے گا اور اس کی تدابیر کو ناکام بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی کامل یک جہتی سے اپنے منصوبوں کو بروئے کار لائیں۔

خلافت کی عظمت و اہمیت

حضور نے فرمایا۔ ان منصوبوں کو کامل یک جہتی سے تیار کرنے والا وجود خلافت ہے جس کی ایک صفت یہ ہے کہ اسے خدا نے قائم کیا ہے اور پھر اس کی حفاظت اور تائید کا اس نے خود وعدہ کیا ہے۔ خلافت کی روح یہ ہے کہ جماعت اور خلیفہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور دونوں مل کر ایک وجود بنتے ہیں۔ خلافت آپ کے دُکھوں کا مداوا ہے۔ اس کے ذریعہ آپ کے لئے رات دن دعائیں ہوتی ہیں۔ آپ کی دینی و دنیوی بھلائی کی تدابیر کی جاتی ہیں اور دوسری طرف جماعت دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ خلافت کی مدد کرتی ہے۔ جس طرح اگر ایک انگلی کو تکلیف ہو تو سارا جسم اس سے متاثر ہوتا ہے یہی حال خلافت اور جماعت کا ہے۔

خلافت کے ذریعہ غلبۂ اسلام کیلئے جو عظیم منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں حضور نے ان کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو روکنے کے لئے شیطانی حملوں کے بنیادی طور پر دو اہم حصّے ہیں (۱) اندرونی طور پر جماعت میں تفرقہ اور بد اعتقادی پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ (۲) اسلام کی مخالف قوتوں کو اُبھارنا اور انہیں اسلام کا مقابلہ کرنے پر اُکسانا۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت میں اندرونی تفرقہ اور بد اعتقادی پھیلانے کے ضمن میں اس امر کا ذکر فرمایا کہ بعض منافق طبع لوگ ہر صدی کے سر پر مجدد آنے والی حدیث نبوی کی آڑ میں جماعت میں تفرقہ اور بد اعتقادی پھیلانا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اس میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے اور ہماری جماعت کبھی ایسے لوگوں کے دھوکہ میں نہیں آئے گی۔

حضور نے بتایا کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اور اس سے قبل کی کتب میں بھی بکثرت مسیح موعود اور مہدی کے آنے کی بشارتیں دی گئی ہیں۔ پھر اس کی علامات اور نشانیاں بھی تفصیل کے ساتھ بتائی گئی ہیں، اس کے کاموں پر روشنی ڈالی گئی ہے جبکہ مجدد کی کوئی نشانی یا علامت نہیں بتائی گئی۔

حضور نے قدرے تفصیل کے ساتھ اس حدیث کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ دراصل قرآن مجید کی ہی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے۔ لفظ مجدد قرآن کریم میں کہیں موجود نہیں ہے دراصل مجدد والی حدیث کی تفسیر آیت استخلاف میں مضمر ہے۔ جس میں خلافت کے ساتھ تجدید دین کو وابستہ کر دیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خلافت چونکہ دائمی ہے اس لئے خلافت کے دائرہ سے باہر کوئی مجدد نہیں ہو سکتا اور جو بھی مجدد ہوں گے (اور وہ بکثرت ہونگے) وہ بہر حال خلافت کے تابع ہونگے۔

آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود

علیہ السّلام کی بیان فرمودہ تصریحات کی روشنی میں بتایا کہ اِس معمورۂ دنیا میں ہزاروں آدم ہوئے ہیں اور ہر آدم کا دَور سات ہزار برس کا ہوتا ہے ہم اِس وقت اپنے آدم کے دَور کے ساتویں ہزار میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ دَور مسیح موعود کا دَور ہے جو کہ سراسر خیر و برکت کا اور غلبۂ اسلام کا دَور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے تئیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کے طفیل مجدّد الفِ آخر اور خاتم الخلفاء قرار دیا ہے کیونکہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق اور محبوب تھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد۔

حضور کا یہ نہایت رُوح پرور خطاب چار بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے خدام سے ان کا عہد دوہروایا اور پھر اجتماعی دعا کے بعد خدام کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور یوں خدام الاحمدیہ کا یہ مرکزی سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۴؍ نومبر ۱۹۷۷ء

ربوہ ۴؍ نبوت (مطابق ۴؍ نومبر) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احبابِ جماعت کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی پر خاص تعہد سے زور دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کی بہت پُر معارف انداز میں تلقین فرمائی اور خاص طور پر خدام اور اطفال کو جن کا اجتماع بوجوہ تین سال کے ناغہ کے بعد آج سہ پہر شروع ہونے والا تھا حضور نے ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے اجتماع کو دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور درود شریف کے وِرد سے معمور رکھیں اور خاص طور پر اِس اجتماع میں نہ تو جھنڈا لہرایا جائے اور نہ تقاریر کے دوران نعرے وغیرہ لگائے جائیں۔ حضور نے فرمایا خدام و اطفال ایسی عادت ڈالیں کہ کان انکے تقریر سُن رہے ہوں اور ساتھ کے ساتھ زبانیں ان کی ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوں۔ حضور نے انہیں توجہ دلائی کہ وہ خود اپنے لئے، اپنے خاندان کے لئے اپنے ملک کے لئے اور تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

خطاب کے شروع میں حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم اور متصرف بالارادہ ہے۔ اُس کی پیدا کردہ یہ کائنات، اِس کا محکم و ابلغ نظام اور اس کی ہر شئی اپنے قیام اور بقا کے لئے اللہ تعالیٰ کے سہارے کی محتاج ہے اور اُسی کے سہارے قائم ہے۔ اور اگر وہ اسے سہارا نہ دینے کا فیصلہ کرے تو پلک جھپکنے میں ہر شئی پر فنا وارد ہو جائے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے غفور اور رحیم ہونے کا ذکر کر کے انسانوں کو توجہ دلائی ہے کہ انہیں چاہیئے کہ وہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ذریعہ اُس سے اُس کی رحمت طلب کریں، اُسی کا آسرا ڈھونڈیں اور اسے ہی اپنا کارساز بنائیں حضور نے اس امر کو کہ انسان ہر لحظہ اور ہر آن خدا تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے بہت ہی پر معارف انداز میں بیان کرنے کے بعد خدام اور اطفال کو بالخصوص اور دیگر احبابِ جماعت کو بالعموم دعاؤں، ذکر الٰہی اور درود شریف پر خاص طور پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے انکے اِس اجتماع کو خاص طور پر درود شریف کے وِرد، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا اجتماع قرار دیا۔

خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد اجتماع خدام الاحمدیہ کے پیشِ نظر حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

کامیاب تبلیغی دورہ اور چار افراد کا قبولِ احمدیت

پہلے سے پروگرام کے مطابق خاکسار دسہرہ کی چھٹی کے موقعہ پر رانچی ضلع کے مغربی علاقہ کے چند شہر اور دیہات میں تبلیغی دورہ پر روانہ ہوا۔ خاکسار مورخہ ۱۶ کو گوملہ ٹاؤن پہنچا جہاں ہمارے ایک احمدی جناب محمد حبیب اللہ صاحب ٹیچر رہتے ہیں۔ خاکسار وہاں تین دن تک رہا اور ہم دونوں نے ملکر مختلف مقامات میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب سے ملاقات کر کے تبادلہ خیالات کیا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اس کے بعد خاکسار ان کو ساتھ لے کر "ارزؔ" بستی کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر رات کو جلسہ ہوا۔ اور جناب محمد حبیب اللہ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ ہماری تقریر اور تبادلہ خیالات سے غیر احمدی بھائیوں کے دلوں سے ہمارے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔

اس کے بعد ہم لوہر دا گا ٹاؤن ہوتے ہوئے "حسری" پہنچے۔ وہاں بھی بہت سے غیر احمدی بھائیوں سے تبادلہ خیالات ہوا اور ایک موقعہ پر خاکسار نے قرآن مجید کھولکر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی وفات ثابت کی اسی دوران ایک غیر احمدی بھائی جناب خدابخش صاحب حدیث بخاری شریف لائے اور عذر "کہ کیا حال ہوگا اُس وقت جب عیسیٰ علیہ السّلام نازل ہوں گے جو تمہیں میں سے تمہارے امام ہونگے" دکھائی خاکسار نے اس حدیث اور قرآن مجید کی مختلف آیات کریمہ سے ثابت کیا کہ آنے والا مسیح موعود اسی اُمت کا ایک فرد ہو گا۔ اور جو قرآن مجید خاکسار کے پاس لایا گیا تھا وہ جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی تفسیر القرآن تھی جس کے دیباچہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ جب پادری لفرائے ولایت سے پادریوں کی ایک جماعت لے کر حلف اُٹھا کر ہندوستان میں داخل ہوا اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کیلئے بڑا تلطم برپا کیا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے اُٹھکر پادری لفرائے کو للکارا اور کہا کہ جس عیسیٰ کی تم انتظار کرتے ہو وہ وفات پا چکا ہے اور آنے والا عیسیٰ میں ہوں۔ اگر تم سعادت مند ہو تو مجھے قبول کرو۔ اس طرح اُنہوں نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے تمام پادریوں کو شکست دے دی۔ خاکسار نے یہ اقتباس پوری وضاحت کے ساتھ پڑھ کر سُنایا۔ جس کا اثر عوام پر بہت اچھا رہا۔

اس کے بعد دوسرے دن ہم "چرہو" کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں بھی خاکسار نے بہت سے غیر احمدی احباب سے ملکر تبادلہ خیالات کیا اور لٹریچر بھی پیش کیا اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور شرائط بیعت پڑھ کر سُنایا۔ جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ دوسرے دن ہم پھر حسری اور لوہر داگا ہوتے ہوئے اپنے ہیڈ کوارٹر آئے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے یہ دورہ بہت کامیاب رہا اور بہت لوگوں کے دلوں سے ہماری جماعت کے متعلق غلط فہمیاں دور ہوگئیں اور اس عرصہ میں چار افراد نے احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ اس دورے کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور نئے احمدی بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ شمس الحق خان معلم وقف جدید مقیم جماعت احمدیہ سملیہ۔ رانچی

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بزرگ صحابی والدین ربوہ میں احباب کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی زندگی سے نوازے اور دارالامان واپس لائے۔

۲۔ برادرم مرزا البشیر احمد صاحب داماد حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ مع اہل و عیال لندن سے سب احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۳۔ خاکسار کی خالہ جان اپنے بیٹے عبد المنان قریشی کے پاس اپنے جملہ افراد خاندان کے ساتھ ہیں۔ محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ ہیں۔ اور خدا کے فضل سے جماعتی کاموں میں حصّہ لیتی ہیں۔ سب سے دعا کی ملتجی ہیں۔

خاکسار۔ مرزا منور احمد درویش قادیان

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم خواجہ ثناء اللہ صاحب پڈر ناصر آباد کشمیر وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احبابِ جماعت میرے والد صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دُعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مبلغ پندرہ روپے اعانت بدر کے لئے ارسال کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ خواجہ غلام رسول پڈر ناصر آباد کشمیر حال شملہ۔

تبصرہ احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت ۱۹۷۸ء مطابق ۱۳۵۷ ہش ۹۹-۱۳۹۸ ہجری قمری

شائع کردہ : نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

دیدہ زیب صورت پر چار رنگوں میں ۲۷ × ½۱۸ انچ حجم کا یہ احمدیہ مسلم کیلنڈر ہندوستان میں واحد کیلنڈر ہے جو ایک ساتھ تین قسم کی تقویم (عیسوی۔ ہجری قمری ہجری شمسی) پر مشتمل ہونے کے علاوہ اور بہت سی خوبیوں کا حامل اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ جسے نظارت دعوت و تبلیغ نے کلکتہ سے چھپوا کر قادیان سے شائع کیا ہے۔

کیلنڈر کی پیشانی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے مزین ہے وسط میں خانہ کعبہ کا بڑے سائز پر نہایت دلکش فوٹو ہے۔ جس کے دائیں بائیں ہالینڈ اور جرمنی میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد زرد پس منظر میں دکھائی دیتی ہیں۔ جن کے اوپر ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر، دوسری طرف لوائے احمدیت نظر آتے ہیں ——— مسجد حرام کے دائیں بائیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عظیم القدر تحریروں کے انگریزی تراجم کے اقتباس درج ہیں۔ جن میں اسلام اور احمدیت کے روشن اور تابندہ مستقبل کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا پیغمبرانہ انداز میں ذکر ہے۔

زیر نظر کیلنڈر کا نصف زیریں حصہ ۱۴ × ½۱۸ انچ حجم کے تہہ بہ تہہ چار چارٹس پر مشتمل ہے۔ ہر چارٹ پر تینوں قسم کی تقویم کے ایک ساتھ تین تین مہینوں کی صاف اور روشن انگریزی ہندسوں میں تاریخیں درج ہیں۔ سرکاری تعطیلات اور جماعت سے متعلق خصوصی تاریخوں کو خاص رنگوں سے نمایاں کر دیا گیا ہے۔ ایسے ہر چارٹ کے دائیں طرف اوپر "اَلْقُدْرَةُ لِلّٰهِ" اور نیچے ہفتہ کے دنوں کے عربی اور فارسی اسماء۔ بائیں طرف اوپر "اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ" اور نیچے اُردو اور انگریزی میں ہفتہ کے دنوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ ہر چارٹ کے نیچے اُردو اور انگریزی میں "کلام امام الزمان" سے مختصر مگر نہایت درجہ باموقعہ اور فکر انگیز اقتباس دیا گیا ہے۔ چنانچہ پہلے چارٹ پر کشتیٔ نوح کی یہ عبارت بڑی ہی باموقع قرار پاتی ہے جس میں حضور فرماتے ہیں:-

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

مذکورہ چارٹس کے نیچے پانچویں نمبر کا ایک اور چارٹ بھی شامل ہے جس پر ہجری شمسی تقویم کے مہینوں کی تفصیل مع وجہ تسمیہ اُردو اور انگریزی میں دی گئی ہے۔ تا اس تقویم سے ناواقف دوستوں کے علم میں اضافہ ہو۔

زیر نظر کیلنڈر نظارت کی طرف سے گزشتہ سالوں میں شائع کردہ کیلنڈر سے مجموعی طور پر زیادہ پُرکشش اور صُوری اور معنوی لحاظ سے زیادہ خوبیوں کا حامل ہے۔ آرٹ پیپر پر طباعت نے کیلنڈر کی شان کو اَور بڑھا دیا ہے۔ اس کیلنڈر کا ہر احمدی گھر میں، دکانوں پر خاص پبلک مقامات پر آویزاں کیا جانا بہت مفید ہے۔ دیگر کیلنڈرز کے تمام فوائد کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر فائدہ اُٹھائیں۔ قیمت فی کیلنڈر دو روپے (Rs 2/-)۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے ÷

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدّس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں ——— اُن کی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدر دانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں۔"

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اَور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ ÷ ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

مختلف المسالک مسلمانوں میں یک جہتی کا قیام ——— بقیہ اداریہ صفحہ ۲

کر دینے کی تلقین کریں۔ دوسرے فرقہ کے لوگوں پر طعن و تشنیع کی بجائے اُن کو محبت سے اپنے قریب لانے کی سعی کریں۔ نفرت سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور محبت سے محبت۔ اس لئے محبت کے ساتھ دوسروں کو اپنا بنائیں۔ اور ملتِ اسلامیہ کی بُنیادوں کو مضبُوط کریں۔ خدا آپ کی کوششوں کو بار آور کرے۔ آمین ÷

صدقات کے متعلق سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ پر توکّل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دُور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اُس کا عمل پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو ردّ کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رُکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی اہمیت کا پُوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین ÷

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول
اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ
چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور بکھنیا بازار
۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

مرکزی لائبریری سے متعلق ضروری اعلان

نظارت تعلیم کے زیر انتظام مرکزی لائبریری میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی ایڈیشن کی کتب کو بطورِ خاص محفوظ کئے جانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس تعلق میں نظارت ہذا نے تلاش و جستجو کے بعد حضور علیہ السلام کی متعدد تصانیف مبارکہ کو محفوظ کر لیا ہے۔ لیکن پہلے ایڈیشن کی بعض تصانیف ہنوز دستیاب نہیں ہو سکیں۔ لہذا جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر اُن کے پاس مطلوبہ ایڈیشن (یعنی ایڈیشن اوّل) کی کوئی تصنیف موجود ہو اور وہ مذکورہ لائبریری کو یہ تصنیف ھدیۃً یا قیمتاً عنایت فرما سکتے ہوں تو نظارت ہذا سے رجوع فرمائیں تاکہ سلسلہ کا یہ اہم ریکارڈ مرکزی طور پر محفوظ ہو جائے۔

امید ہے کہ احباب کرام نظارت ہذا کی اس درخواست پر بطورِ خاص توجّہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

ناظر تعلیم۔ قادیان

جلسہ سالانہ کیلئے حیدرآباد سے قادیان تک کی ریلوے بوگی

احباب جلد توجّہ فرمائیں!

جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے حسبِ سابق حیدرآباد سے قادیان کے لئے راست بوگی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اطراف و اکناف کی جماعتوں کے افراد کے علاوہ یادگیر، بنگلور، اور مدراس کی جماعتوں کے افراد جو اس سہولت سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں وہ اپنے نام محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت ۱۲۸-۵-۱۱ ریڈ ہلز حیدرآباد کی خدمت میں ۲۵ر نومبر سے قبل بھجوا دیں۔ اور ہر نام کے ساتھ مبلغ پچاس روپیہ (Rs.50/-) بطور پیشگی ایک چوتھائی کرایہ آمد و رفت ریلوے بھی روانہ فرما دیں۔ بقیہ رقم کرایہ روانگی سے ایک ہفتہ قبل بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ ۱۴ر دسمبر کی شام حیدرآباد سے روانگی اور قادیان رسیدگی ۱۷ر دسمبر کی شام۔ اسی طرح ۲۲ر دسمبر کو قادیان سے روانگی اور ۲۵ر کی صبح حیدرآباد رسیدگی کا پروگرام ہے۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے دوست!

جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے ہیں وہ اپنے واپسی سفر کے لئے ریلوے سیٹوں کی ریزرویشن کا انتظام جلسہ سالانہ کی معرفت کرواتے ہیں۔ ایسے دوست جو جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت سیٹوں کی ریزرویشن کروانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں اور رقم بھی بھجوا دیں۔

(۱)۔ سیٹوں کی تعداد — اور — تاریخ سفر۔

(۲)۔ سفر کرنے والوں کے نام — مع عُمر۔

(۳)۔ کہاں سے کہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے۔

(۴)۔ خرچ کا اندازہ کر کے رقم بھی ساتھ بھجوا دیں۔

امید ہے احباب اس طرف فوری توجّہ فرمائیں گے۔ تاکہ خاطر خواہ انتظام کیا جا سکے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

درخواستِ دُعا: برادرم مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کینیڈا احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خاکسار: مرزا منور احمد درویش قادیان۔

خُدا تعالیٰ کی خاطر مال پیش کرنیوالا بہت زیادہ برکت حاصل کرتا ہے

وقفِ جدید کی تحریک میں خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا مال پیش کریں۔ اور دِل کھول کر پیش کریں۔ اس سے آپ کو بہت زیادہ برکت اور وسعت ملے گی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ:۔

"اگر کوئی تم میں سے خدا تعالیٰ سے محبّت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خُدا کے لئے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔"

وقفِ جدید کی تحریک حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔ یہ بھی ایک یادگاری کارنامہ ہے۔ جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ جیسا کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:۔

"جو فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے، زمین پر نافذ ہو کر رہے گا۔ دُنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی!! لیکن اس راہ میں انتہائی قُربانی پیش کرنا ہی ہمارا فرض ہے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵/۱۱/۷۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم ابرار محمد صاحب مسکرا (یو۔پی) کے نکاح کا اعلان مکرم دلشاد احمد صاحب ولد مکرم اسرار احمد صاحب امروہہ (یو۔پی) کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ (Rs. 2000/-) حق مہر کے عوض پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم اسرار احمد صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر ارسال فرمائے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد انعام ذاکر قادیان۔

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ محترم کمال الدین احمد صاحب خلف حضرت مولوی مومن حسین صاحبؓ حیدرآباد کا اپریشن ہوا ہے۔ شدید علالت کے باعث ان کے ایک فرزند مع اہلیہ صاحبہ مغربی افریقہ سے آئے ہیں۔

(۲)۔ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس پر دل کا حملہ ہُوا تھا۔ اب افاقہ ہے۔ سلسلہ کے لئے ایک مفید وجود ہیں۔

(۳)۔ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب (امیر جماعت یادگیر) کی والدہ ماجدہ کے سینہ پر پیدا شدہ ایک گلٹی کا اپریشن سوا ماہ پہلے ہُوا تھا۔ ان کی مرض پریشان کن ہے۔

(۴)۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب (امیر جماعت حیدرآباد) کو دل کے حملہ کے بعد افاقہ ہونے پر گھر میں ٹہلنے کی اجازت ملی ہے۔

(۵)۔ محترم مولوی عبد العزیز صاحب فاضل بھامڑی (محتسب امور عامہ ربوہ) اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں۔

(۶)۔ محترم عبد اللطیف خان صاحب (نائب افسر دفتر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) علاوہ علالت کے اراضی کے مقدمہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جس کی یکسوئی میں بے حد تاخیر ہو رہی ہے۔

(۷)۔ محترم سید عبد الحق صاحب تاجر چرم کلکتہ شدید بیمار ہیں — احباب ان سب کے لئے دُعا فرما دیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین قائم مقام امیر جماعت قادیان